COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

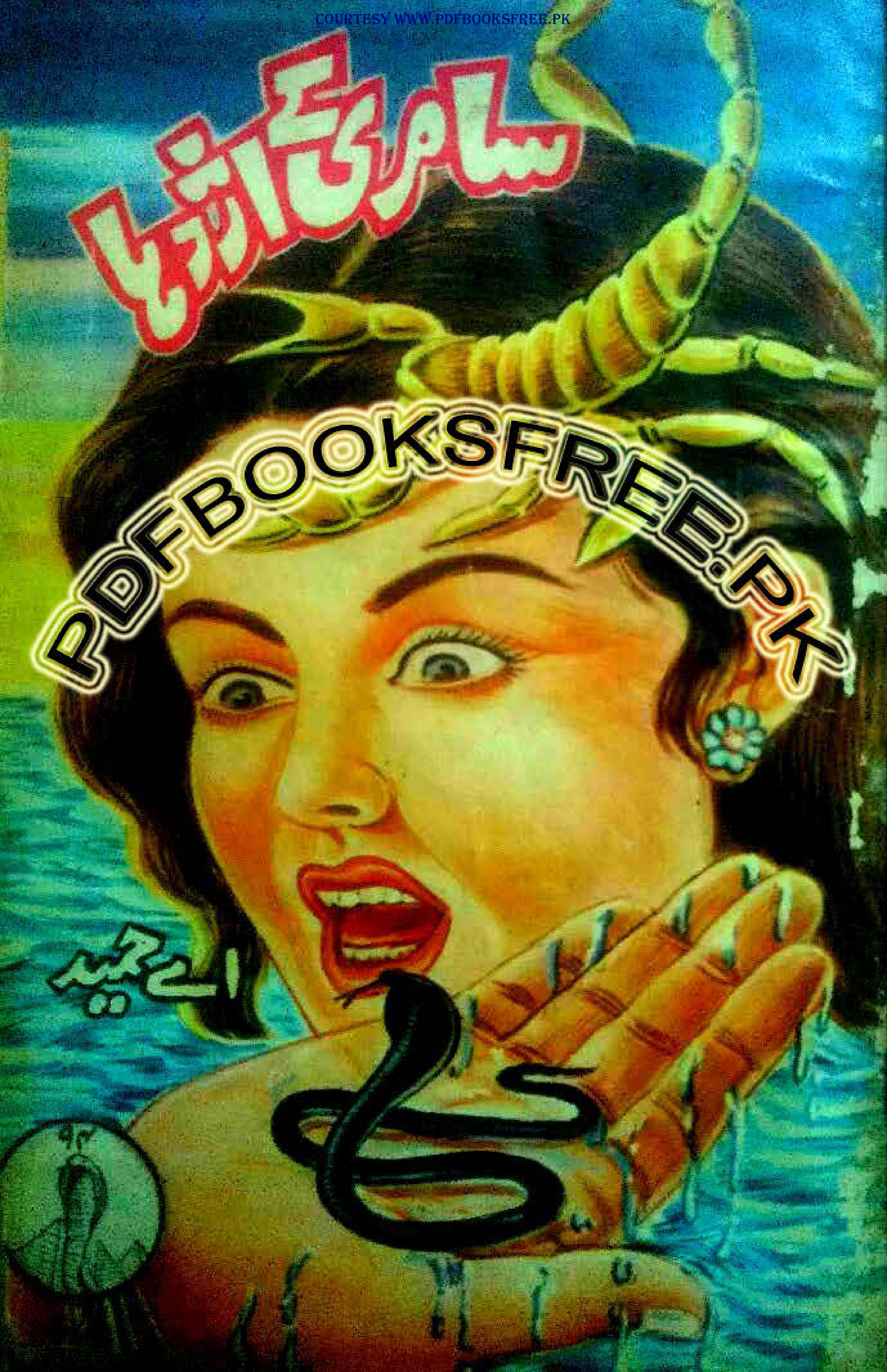

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

Scan by
Muhammad Arshad

نیا مکتبہ اقرا

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

سامری کے اژدھا

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت: سات روپے پچاس پیسے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں
بار اول

[illegible] شاہ عالم مارکیٹ لاہور

معظم پرنٹرز لاہور

پیارے ساتھیو!

عنبر ناگ ماریا کی قسط نمبر ۹۴ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ جوں جوں وقت گزر رہا ہے۔ عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن کا واپسی کا سفر زیادہ سنسنی خیز زیادہ دلچسپ اور زیادہ پُراسرار ہوتا جا رہا ہے۔ اب ان کا سفر ختم ہونے والا ہے۔ حالات تیزی سے پلٹ کھا رہے ہیں۔ وہ قدیم مصر کے زمانے میں پہنچنے ہی والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بار بار بچھڑ کر دوبارہ مل جاتے ہیں۔ شاید قدرت یہی چاہتی ہے کہ اب وہ مل کر سفر کریں۔ کیونکہ ان کے سفر کا انجام قریب ہے۔ کیا وہ بوڑھے ہو کر مر جائیں گے؟ یہ بات خود ہمیں بھی معلوم نہیں ہے کیونکہ ہم بھی ان کے ساتھ ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ دیکھتے ہیں آگے جا کر کیا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ عجیب و غریب سسپنس سے بھرپور حالات کا شکار ہیں۔ ذرا ورق الٹ کر عنوان دیکھئے کہ ان کے ساتھ کیا گزر رہی ہے۔ پڑھیے اور اس ماڈرن طلسم ہوش ربا کے لطف بھرے واقعات کا لطف اٹھائیے۔

آپ کا انکل

اے حمید
"راحت" ۴۵۴ - ای، سمن آباد، لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب و پیشکش

محمد ارشد

پاکستان ورچوئل لائبریری

ترتیب

○ طلسمی آگ کا دائرہ
○ سامری کے اژدھا
○ عنبر اندھیر نگری میں
○ ناگ پتھر بن گیا
○ کیٹی قبر سے نکل آئی

طلسمی آگ کا دائرہ

کیٹی بصرے کی ایک غار کی قبر میں بند ہے۔ عنبر ایک قافلے کے ساتھ ملک مصر کی طرف آ رہا ہے۔ ناگ بھی ایک اونٹ پر سوار کیٹی اور ماریا کی تلاش میں ملک مصر کی طرف آ رہا ہے۔ ماریا صحرا میں ناگ کے ساتھ سفر کر رہی تھی کہ شیش ناگ کے مرید کلیانگ سانپ نے ناگ سے شیش ناگ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے ماریا کو دھوکے سے اغوا کر لیا اور اسے سانپ کا سیاہ منکا بنا کر اپنے منہ میں رکھ لیا اور اسے اہرام مصر کے قریب زمین کے اندر گمشدہ خشک دریا کی تہہ میں ایک کھوہ میں لے گیا جہاں اس کا جاسوس سانپ بھی اس کے ساتھ ہے۔ کلیانگ سانپ ناگ کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ چنانچہ وہ ماریا کو قید کر کے اسے تکلیف دے کر ناگ سے شیش ناگ کے قتل کا انتقام لینا چاہتا ہے۔
ماریا سانپ کے سیاہ چھوٹے سے منکے کی شکل میں ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کے منہ کے اندر تھیلی میں بیٹھی ہے۔ وہ سن سکتی ہے مگر دیکھ نہیں سکتی۔

ناگ جب مصر کے دارالحکومت تکمر کے قریب پہنچا تو اس کو خیال آیا کہ کیوں نہ کسی سانپ سے ماریا کے بارے میں معلوم کرے کہ وہ کہاں ہے۔ اب تو سانپ اس کا حکم مانتے تھے۔ کیونکہ وہ ناگ دیوتا بھی تھا اور شیش ناگ بھی تھا۔ ناگ ایک ٹیلے کے پاس جا کر رک گیا۔ اس نے سانپ کی آواز میں وہاں موجود کسی بھی سانپ کو بلایا۔ ایک سانپ جو اژدھا جتنا بڑا تھا اپنے دو سانپ دوستوں کے ہمراہ ناگ کی خدمت میں فوراً حاضر ہو کر تعظیم بجا لایا اور بولا:

"کیا حکم ہے عظیم ناگ دیوتا"

ناگ نے اسے بتایا کہ اس کی دوست اور بہن ماریا کہیں کھو گئی ہے۔ کیا وہ اس کا سراغ لگا کر بتا سکتا ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہو گی؟ اژدھا نے چاروں طرف منہ گھما کر بو لی۔ مگر چونکہ کلپانگ سانپ اور جاسوس سانپ کے جسم پر کینچلی ہونے کی وجہ سے ان کی بو جسموں سے باہر نہیں جاتی تھی اس لیے اژدھا کو پتہ نہ چل سکا کہ ماریا اس وقت کلپانگ سانپ کے منہ کی تھیلی میں منکے کی شکل میں بند ہے۔ اس نے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا! اس علاقے میں مجھے آپ کی بہن ماریا کی بو کسی طرف سے نہیں آ رہی۔"

ناگ نے اژدھا اور اس کے ساتھی سانپوں کو رخصت کر دیا اور خود شہر کی طرف چل پڑا۔ سارا دن وہ شہر میں چل پھر کر ماریا کو تلاش کرتا رہا۔ جب وہ اسے کہیں نہ ملی تو شہر سے باہر آ کر ایک دریا کے کنارے کھجور کے درختوں کے جھنڈ میں آ کر بیٹھ گیا کہ رات وہاں بسر کرے اور دن نکلے تو ماریا کی تلاش میں ایک بار پھر شہر جائے۔

دوسری طرف کلپانگ سانپ نے اپنے جاسوس سانپ سے کہا:

"میں نے ناگ کی بہن ماریا کو منکا بنا کر اس لیے اپنے منہ میں رکھا ہے کہ ناگ کا پتہ چلے تو اسے اس کی بہن کی خراب حالت دکھا کر اسے تکلیف پہنچاؤں اور اپنے گرو شیش ناگ کے قتل کا بدلہ لے سکوں۔ تم شہر کی طرف جاؤ اور پتہ کرو کہ ناگ اس وقت کہاں ہے۔"

جاسوس سانپ اسی وقت زمین کے اندر خشک دریا کی تہ میں رینگتا ہوا ویران اندھے کنوئیں میں سے باہر نکل آیا اور ہوا میں اڑتا ہوا غیبی حالت میں شہر کی طرف روا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوا دریا کنارے اسے ناگ دیوتا کی بُو آئی۔ چونکہ جاسوس سانپ نے اپنے جسم کے اوپر ایک خاص کیمیکل چڑھا رکھی تھی اس لیے ناگ کو اس کی بُو نہ آ سکی۔ جاسوس سانپ نے دیکھا کہ ناگ دریا کنارے درختوں میں بیٹھا گہری سوچ میں گم ہے۔

جاسوس سانپ فوراً واپس بھاگا اور کلیانگ سانپ کو جا کر ساری خبر کی۔ کلیانگ بولا:

"ناگ ماریا کے بارے میں پریشان ہے۔ میں اسے اور زیادہ پریشان کروں گا۔"

یہ ساری گفتگو ماریا کلیانگ سانپ کے منہ میں بیٹھی سن رہی تھی مگر وہ خود نہیں بول سکتی تھی۔ کلیانگ سانپ نے جاسوس سانپ کو اپنے ساتھ لیا اور دریا کی تہہ سے نکل کر شہر کی طرف چلا۔

اب اندھیرا ہونے لگا تھا مگر یہ سانپ اندھیرے میں بڑی اچھی طرح سے ہر شے دیکھ رہے تھے۔ جاسوس سانپ نے دور سے کلیانگ سانپ کو ناگ دکھایا جو دریا کے کنارے ایک درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

کلیانگ سانپ نے کہا:

"میں اپنا تماشہ شروع کرنے والا ہوں۔"

جاسوس سانپ بولا: "کلیانگ! ذرا سنبھل کر کام کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ناگ دیوتا تمہیں اپنا شکار بنا لے اور ماریا کو بھی آزاد کروا لے۔"

کلیانگ کہنے لگا:

"اگرچہ ناگ دیوتا مجھ سے بڑا سانپ ہے مگر برائی میں میں اس سے بڑا ہوں۔ مجھے شیطانی طاقت حاصل ہے۔ میں اس شیطانی طاقت کی وجہ سے ناگ کو دکھائی نہیں دوں گا اور وہ ماریا کے بھی قریب نہیں آ سکے گا کیونکہ آگ کا نظر نہ آنے والا دائرہ ماریا کی حفاظت کر رہا ہو گا۔"

"تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" جاسوس سانپ نے سوال کیا۔

کلیانگ بولا: "تم دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہے۔ تم بھی میرے ساتھ ہی غائب ہو گے۔"

ناگ دریا کنارے کھجور کے درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا کہ اچانک اسے ماریا کی خوشبو آئی۔ یہ خوشبو اتنی زیادہ تھی کہ صاف لگ رہا تھا ماریا کہیں قریب ہی ہے۔ ناگ ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بے اختیار ماریا کو آواز دے کر پکارا:

"ماریا... تم آ گئی ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جواب میں ماریا کی کوئی آواز نہ آئی۔ ناگ نے ایک بار پھر ماریا کو پکارا۔ اس بار بھی کوئی جواب نہ آیا تو ناگ بے حد پریشان ہو کر اندھیرے میں ادھر اُدھر دیکھا۔ اچانک اسے دریا کنارے ایک طرف ایسی روشنی دکھائی دی جیسے وہاں کسی نے آگ جلا رکھی ہو۔ ناگ تیزی سے اس طرف گیا تو جو کچھ اس نے دیکھا اس پر اس کی آنکھوں کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں آگ کہیں نہیں جل رہی تھی مگر ہلکی ہلکی روشنی ایک دائرے کی شکل میں ہو رہی تھی۔ اس روشنی کے دائرے میں ایک موٹا سانپ کنڈلی مار کر بیٹھا تھا اور اس کی گردن ماریا کی تھی۔ وہی نیلی آنکھیں اور سنہری بال جو کھلے ہوئے تھے۔

ماریا کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کے سر پر ایک کالے رنگ کا بڑا سا بچھو بیٹھا تھا جو بار بار ماریا کے ماتھے پر ڈس رہا تھا اور ماریا کے حلق سے درد کی ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔

ناگ یہ دردناک منظر برداشت نہ کر سکا۔ وہ ماریا کی طرف بھاگا کہ اسے اس عذاب سے نجات دلائے مگر جونہی وہ آگ کے غیبی دائرے میں داخل ہوا اسے ایک جھٹکا لگا اور وہ دُور جا گرا۔ کلیانگ سانپ نے ماریا کے گرد جادو

کی آگ کا دائرہ کھینچ رکھا تھا جس میں ناگ دیوتا بھی داخل نہ ہو سکتا تھا۔ یہ کلیانگ کی شیطانی طاقت تھی۔

ناگ سمجھ گیا کہ ماریا پر کسی نے جادو کر رکھا ہے۔ اس نے ماریا کو آواز دی:

"ماریا! تمہاری یہ حالت کیسے ہو گئی؟ تم پر کس نے جادو کر کے اپنے قبضے میں کیا ہے؟"

ماریا نے ناگ کی آواز سن لی تھی مگر وہ جواب نہیں دے سکتی تھی۔ اس کی بولنے کی طاقت جیسے ختم ہو چکی تھی۔ ناگ نے ایک بار پھر اسے آواز دی اور جب ماریا کچھ نہ بولی تو ناگ نے فوراً اپنی شکل ایک بہت بڑے اژدھا میں تبدیل کی اور منہ سے آگ نکال کر ماریا کے ارد گرد اوپر کی طرف پھینکی۔ مگر شیطانی کلیانگ سانپ کی طاقت نے اس آگ کو بے اثر کر دیا۔ ناگ نے دوسری بار ایک گینڈے کی شکل میں دائرہ پار کر کے ماریا کو اس شیطانی دائرے سے باہر نکالنے کی کوشش کی مگر اس بار بھی اسے ناکامی ہوئی اور وہ جھٹکا کھا کر باہر گر پڑا۔

اتنے میں کلیانگ سانپ کا انسانی قہقہہ سنائی دیا:

"عظیم ناگ دیوتا! تم اپنی ساری طاقت آزما کر دیکھ لو ماریا میرے پنجے سے آزاد نہ ہو سکے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے انسانی شکل میں واپس آکر کہا:

"تم کون ہو؟"

کلیانگ سانپ نے کہا: "ہاں ششیش ناگ کا چیلا کلیانگ ہوں۔ میں تم سے اپنے گورو کا بدلہ نہیں لے سکتا۔ مگر تمہاری بہن کو عذاب میں مبتلا کرکے تم سے ضرور انتقام لے سکتا ہوں۔"

ناگ کو سانپوں کا دیوتا ہونے کی وجہ سے پتہ تھا کہ ششیش ناگ کا ایک چیلا کلیانگ ہے جس کے اندر شیطانی طاقت داخل ہو گئی ہے۔ اور اس کے جادو کا کوئی توڑ سوائے اس کے نہیں ہے کہ کسی طرح سے اس کو ڈس دیا جائے اور اس کے جسم میں اتنا زہر داخل کیا جائے جو ایک ہاتھی کو مارنے کے لیے کافی ہو۔ مگر کلیانگ سانپ کو ڈسنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ کیوں کہ ایک تو کینچلی کی وجہ سے اس کی بو نہیں آتی تھی۔ دوسرے وہ غائب ہو سکتا ہے اور ہر قسم کی شکل اختیار کر سکتا تھا۔

ناگ کو بڑا افسوس ہوا کہ بے چاری ماریا کہاں اس شیطانی جلاد کے قابو میں آ گئی۔ ضرور جب اسے دیوی طلالہ کی آواز آئی تھی تو یہ کلیانگ سانپ اس کی شکل بنا کر ماریا کے پاس گیا ہو گا اور اسے ورغلا کر لے گیا

ہو گا۔ بہرحال اب ماریا کو بچانے کا وقت تھا۔

ناگ نے کہا: "کلیانگ! تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں ناگ دیوتا ہوں اور ششیش ناگ بھی ہوں۔"

کلیانگ کی آواز آئی:

"عظیم ناگ! اور تم بھی خوب جانتے ہو کہ میں کلیانگ ہوں اور میرے اندر بھی شیطان نے پوری طاقت رکھ دی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کر سکتا لیکن تم بھی مجھے نہیں مار سکتے۔ میں تمہاری بہن کو اسی طرح عذاب میں گرفتار رکھوں گا۔ یہ نہ زندوں میں ہو گی نہ مردوں میں۔ یہی میرا انتقام ہے۔"

ناگ بولا: "کلیانگ! ایک بات یاد رکھو۔ میں تمہارا مقابلہ کروں گا۔ میں تمہیں ہلاک کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور جب میرا وار چل گیا تو تم اس کی زد سے بچ نہ سکو گے۔"

کلیانگ سانپ کی آواز بلند ہوئی:

"ناگ دیوتا! تم اگر اپنی جگہ پر دیوتا ہو تو میں اپنی جگہ پر شیطان ہوں۔ میرے اندر بھی تم سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی کم طاقت نہیں ہے۔ تم میرا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ دیکھو لو میں نے ماریا کا کیا حشر کر رکھا ہے۔ آگے اس سے بھی برا حشر کروں گا اس کا۔

اور کلیانگ کی آواز قہقہے لگاتے غائب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی ماریا بھی غائب ہو گئی۔ ناگ اکیلا حیران و پریشان وہاں کھڑا رہ گیا۔ اس کا تو خیال تھا کہ ماریا کہیں صحرا میں راستہ بھول گئی ہو گی مگر یہاں تو معاملہ ہی اُلٹ نکلا وہ تو ایک تکلیف دہ عذاب میں پھنس گئی تھی۔

ناگ کو کلیانگ سانپ کی شیطانی طاقت کا اندازہ تھا مگر دنیا میں کوئی شیطانی طاقت ایسی نہیں کہ جس کو شکست نہ دی جا سکے۔ کیونکہ جتنی طاقت سچائی میں ہوتی ہے اتنی طاقت برائی میں نہیں ہوتی۔ برائی کا انجام ہمیشہ شکست ہوتا ہے۔ اسی لیے اللہ کے بزرگ بندے کہہ گئے ہیں کہ برائی کی طرف مت جاؤ۔ برائی سے بچتے رہو۔ برے دوستوں سے دوستی مت رکھو۔ کوئی دوست بری بات کرے تو اسے روک دو۔ اگر روک نہیں سکتے تو اس سے دوستی ختم کر دو۔ کیونکہ یاد رکھو جو برائی کرتا ہے۔ اس پر ایک دن اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے اور اگر تم برے آدمی کے دوست ہوئے تو تم بھی اس عذاب میں پھنس جاؤ گے۔ پیارے

بچو! یہ نصیحت نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ اس لیے کہ اگر کوئی شخص تمہیں یہ کہے کہ آگ میں ہاتھ نہ ڈالو۔ ہاتھ جل جائے گا تو وہ شخص تم کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ حقیقت بتا رہا ہے۔ کیونکہ آگ میں جو کوئی ہاتھ ڈالے گا اس کا ہاتھ جل جائے گا۔

ناگ نے کسی کو کبھی بلاوجہ ہلاک نہیں کیا تھا۔ اس نے یا تو اپنی جان بچانے کے لیے کسی کو ڈسا تھا اور یا پھر ایسے آدمی کو ڈسا تھا جو ظالم تھا۔ جلاد تھا۔ سینکڑوں انسانوں کا قاتل تھا۔ اس لیے ناگ کو یقین تھا کہ کلیانگ کے پاس جو برائی کی طاقت ہے وہ ایک دن ٹوٹ پھوٹ جائے گی اور وہ ماریا کو اس کے قبضے سے آزاد کرا لے گا۔ اب وہ اس کمزوری کی تلاش میں تھا کہ جس کا راز معلوم کر کے وہ کلیانگ سانپ کی شیطانی اور جادو کی طاقت کو تباہ کر کے رکھ دے۔

ناگ نے بہت غور کیا مگر اسے کوئی ایسی کمزوری یاد نہیں آ رہی تھی۔ کلیانگ سے کبھی اس کا پالا نہیں پڑا تھا۔ اس سے پہلے کلیانگ شیطان سے ناگ کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

یہی سوچتے سوچتے رات وہیں دریا کنارے گزر گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دن چڑھا تو ناگ شہر میں آ کر ادھر اُدھر پھرنے لگا۔ اسے اب عنبر اور کیٹی کا خیال تو بھول گیا تھا۔ وہ صرف ملکہ سانپ کو شکست دینے اور ماریا کو آزاد کرانے کے بارے میں ہی سوچ بچار کر رہا تھا۔

اسی طرح شہر کا چکر لگاتے وہ ایک غریب لوگوں کے محلے میں پہنچ گیا۔ یہاں مزدور لوگ رہتے تھے جو سارا دن اہرام مصر میں کام کرتے اور رات کو اپنے کچے گھروں میں پڑ کر سو رہتے۔ ناگ نے دیکھا کہ ایک گھر کے باہر کچھ لوگ ایک چارپائی کے گرد اُداس اور سوگ میں بیٹھے ہیں۔ ناگ قریب پہنچا۔ چارپائی پر ایک نوجوان لیٹا تھا جس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ مرنے ہی والا ہے۔ رنگ زرد تھا۔ ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں۔ آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں۔ صرف ہلکا ہلکا سانس چل رہا تھا۔ ناگ نے لوگوں سے پوچھا کہ اس نوجوان کو کیا ہو گیا ہے؟

ایک بوڑھے آدمی نے روتے ہوئے کہا:

"یہ میرا بیٹا ہے۔ اسے ایسی بیماری لگ گئی ہے کہ بہت علاج کرایا بیماری نہیں ٹلی۔ شہر کے سارے حکیموں کی دوائیاں دے کر دیکھ لیا۔ کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ میری زندگی کا سہارا

ہے۔ اس نے میری موت کے بعد میرا نام روشن کرنا تھا۔ مگر اب یہ خود موت کی آغوش میں جا رہا ہے۔"

یہ کہہ کر بوڑھا زار و قطار رونے لگ گیا۔

اس کی دکھ بھری باتیں سن کر ناگ کا دل ہل گیا۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے بیٹے کی جان بچانے کی کوشش کرے گا۔ ناگ دیر تک بیمار نوجوان کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ اسے کیا بیماری ہے۔ اس کا سانس ڈوبنے لگا تھا۔ وہ مرنے کے بالکل قریب تھا۔ اس کا سانس اکھڑنا شروع ہو گیا تھا۔ بوڑھا باپ اپنے دم توڑتے بیٹے سے لپٹ گیا اور ہچکیاں بھر کر رونے اور بین کرنے لگا۔ پاس جو اس کے رشتے دار بیٹھے تھے ان کی بھی آنکھیں بھر آئیں۔

ناگ خاموش کھڑا تھا۔ وہ بوڑھے باپ کی زندگی کے آخری سہارے کو بچانے کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا

اتنے میں ادھر سے ایک دبلے پتلے بوڑھے آدمی کا گزر ہوا جس نے لمبا نیلا کرتہ پہن رکھا تھا اور ہاتھ میں کھونٹی پکڑ رکھی تھی۔ اس کے پاؤں پر گرد جمی تھی لگتا تھا کہ وہ پیدل چلتا دور سے آ رہا ہے۔ مگر اس کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آنکھوں میں بڑی تیز چمک تھی۔ اس نے لوگوں کو روتے دیکھا تو قریب آ کر پوچھا کہ بھائیو! کیا معاملہ ہے؟"

ناگ نے اس بزرگ کو ساری داستان بیان کی۔ بوڑھا بزرگ مرتے ہوئے نوجوان کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر بولا،

"پانی کا ایک پیالہ لاؤ۔"

اسی وقت پانی سے بھرا ہوا پیالہ لایا گیا۔ بزرگ نے اس میں پھونک ماری اور کہا:

"یہ پانی اس دم توڑتے ہوئے نوجوان کے حلق میں ٹپکا دو۔"

بے چارہ باپ ناامید ہو چکا تھا۔ اس نے سوچا کہ شاید اسی طرح سے اس کے بیٹے کی زندگی بچ جائے۔ اس نے جلدی سے اپنے رشتے داروں سے مل کر آدھے مرچکے نوجوان سہارا دے کر اٹھایا اور اس کے حلق میں پانی ٹپکانے لگے۔

پانی حلق میں گیا تو نوجوان نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں۔ کہاں تو وہ مر رہا تھا اور کہاں یہ کہ آنکھیں کھولے اپنے باپ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر آہستہ آہستہ زندگی کی رونق واپس آنے لگی۔ باپ اپنے بیٹے سے لپٹ گیا۔

"میرے بچے! میرے بچے! تم سلامت رہو۔"

بزرگ چلا گیا۔ نوجوان دیکھتے دیکھتے بھلا چنگا ہو گیا اور اٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ ناگ اس کرامت کو دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔ اس نے یہی سمجھا کہ وہ بزرگ ضرور کوئی جادوگر تھا اور اس نے پانی میں کوئی جادو پھونکا تھا۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مرتا ہوا آدمی دوبارہ زندہ ہو جائے۔ بہرحال ناگ نے نوجوان اور اس کے باپ کو مبارک باد دی کہ خدا نے ان کی سن لی اور دوبارہ زندگی مل گئی۔

ناگ دوپہر کے بعد پھرتے پھراتے شہر کے اندر بہنے والے دریائے نیل کے کنارے ایک جگہ سے گزر رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ وہی لمبے لمبے کرتے والا بزرگ زیتون کے درخت کے نیچے بیٹھا دریا کی طرف تک رہا ہے۔ وہ یوں خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھا تھا جیسے پتھر کا بت ہو۔

ناگ نے سوچا کہ اس بزرگ سے پوچھنا چاہیے کہ اس کے پاس ایسا کون سا جادو تھا کہ جس کی مدد سے ایک مرتا ہوا انسان اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ایک مرتے ہوئے آدمی کو دوبارہ زندگی مل گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بزرگ کے قریب جاکر ترسل کی جھاڑیوں کے سائے میں بیٹھ گیا۔ وہ بزرگ کی خاموشی میں دخل نہیں دینا چاہتا تھا۔ کیوں کہ ناگ نے اپنے سے بڑے لوگوں اور بزرگوں کا ہمیشہ ادب کیا تھا اور کبھی بے ادبی سے بات نہیں کی تھی۔ ناگ خاموش بیٹھا رہا۔ اتنے میں اس بزرگ نے چہرہ ناگ کی طرف کیا اور مسکرا کر پوچھا:

"بیٹا! تم کو مجھ سے کیا چاہیے؟"

ناگ نے بڑے ادب سے کہا:

"مجھے آپ سے صرف اس طلسم کا راز معلوم کرنا ہے جس کو پانی میں پھونک کر آپ نے ایک مرتے ہوئے نوجوان کی جان بچائی ہے۔"

بزرگ مسکرانے لگا۔ اس نے کہا:

"بیٹا! میرے پاس ایسا کوئی طلسم نہیں ہے۔ میں جادوگر نہیں ہوں۔ میں تو ایک عام انسان ہوں اور شہروں شہروں پھرتا رہتا ہوں۔ جہاں بھوک لگتی ہے تھوڑی بہت مزدوری کر کے کچھ کھا لیتا ہوں۔"

ناگ کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس نے کہا:

"آپ شاید مجھے اپنے طلسم کا راز بتانا نہیں چاہتے۔"

بزرگ نے کہا: "بیٹا! میں تم سے جھوٹ نہیں بول رہا۔ میرے پاس طلسم یا خفیہ طاقت نہیں ہے۔"

ناگ نے کہا: "پھر آپ کے اندر اتنی طاقت کیسے پیدا ہو گئی کہ آپ نے پانی میں پھونک مار کر نوجوان کو پلایا اور وہ جو مر رہا تھا پھر سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور زندہ ہو گیا۔"

بزرگ مسکرانے لگا۔ پھر بولا:

"یہ بات ہے تو پھر سنو۔ میرے اندر صرف ایک طلسم ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ بس یہی سچائی کی طاقت میرے اندر ہے جس نے اس مرتے ہوئے نوجوان کی جان بچائی تھی۔ اس کے سوا میرے پاس کوئی طلسم کوئی کرامت نہیں ہے۔ تم بھی زندگی میں کبھی جھوٹ نہ بولو۔ قدرت تیرے اندر بھی یہی طاقت پیدا کر دے گی۔"

ناگ خاموش ہو گیا۔ بزرگ جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔ اب ناگ نے غور سے دیکھا تو بزرگ کے چہرے پر سچائی کا نور چمکتا دکھائی دے رہا تھا۔ ناگ نے آگے بڑھ کر بزرگ کے پاؤں پکڑ لیے اور کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بابا! میری بھی مدد کریں۔ میں ناگ دیوتا ہوں۔ میری ایک بہن ماریا ہے۔ اس کو ایک جادوگر سانپ نے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے۔ وہ شیطانی سانپ ہے میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں اپنی مظلوم بہن کو اس کے پنجے سے کیسے چھڑا سکتا ہوں؟"

بزرگ کچھ دیر سوچتے رہے پھر کہنے لگے:

"بیٹا! اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں جس سانپ کا تم ذکر کر رہے ہو وہ ایک شیطان ہے۔ وہ خدا کی مخلوق کو تنگ کرتا ہے۔ اس نے کئی لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔ اس کی آنکھوں میں اتنی طاقت ہے کہ اگر تم اس کے جسم کے کسی بھی حصے پر ڈسو گے تو وہ اس جگہ زخم پر اپنی آنکھ کی روشنی ڈالے گا تو زخم اچھا ہو جائے گا۔ زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ اس لیے تم ایسا کرو کہ اس کی گردن کے پیچھے ڈس دو گردن کے پیچھے وہ اپنی آنکھ کی روشنی نہیں ڈال سکے گا اور تم اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے بس اس کا یہی ایک توڑ ہے۔"

ناگ بزرگ کی دانشمندی پر بہت خوش ہوا۔ اس نے ناگ کو ایک راز کی بات بتا دی تھی۔ اس نے بزرگ سے پوچھا:

"بابا! میں کلیانگ ناگ کو کہاں مل سکوں گا؟"

بزرگ نے کہا: "یہ میں نہیں جانتا۔ شاید وہ خود تمہیں ملے گا۔"

ناگ بولا: "مگر بابا۔ وہ تو میری بو سونگھ کر خبردار ہو جائے گا۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ وہ میری بو نہ سونگھ سکے؟"

بزرگ نے اپنے تھیلے میں سے ایک چھوٹی سی شیشے کی گولی نکال کر کہا۔

"جب تم کلیانگ سانپ کے پاس جانے لگو تو یہ شیشے کی گولی اپنے منہ میں رکھ لینا۔ اس کی وجہ سے وہ تمہاری بو محسوس نہیں کر سکے گا۔"

ناگ نے بزرگ سے شیشے کی گولی لے کر رکھ لی اور بزرگ کا شکریہ ادا کیا۔ بزرگ اس کے بعد وہاں سے چلا گیا۔ اس نے آگے کوئی بات نہ کی۔ ناگ واپس شہر میں آ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کلیانگ سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس سے پھر ملاقات کے لیے آئے اور ماریا کا کوئی دوسرا عذاب والا روپ اسے دکھا کر تکلیف پہنچائے مگر رات گزر گئی اور وہ نہ آیا۔

دوسرا دن بھی گزر گیا۔ ناگ کو عنبر اور کیٹی کا بھی وہاں کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ مگر ناگ وہ شہر ابھی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ کلیانگ اسی شہر میں ہے اور وہ ماریا کو کسی تکلیف پہنچانے والی شکل میں لے کر اس کے سامنے ضرور آئے گا۔

تیسرے روز ناگ دوپہر کے وقت ایک اہرام کے قریب صحرا میں سے گزر رہا تھا۔ گرمی بہت پڑ رہی تھی۔ ناگ ایک جگہ درختوں کا سایہ دیکھ کر آ گیا۔

اچانک اسے ہوا میں ماریا کی ہلکی سی خوشبو محسوس ہوئی۔ ناگ سمجھ گیا کہ کلیانگ سانپ ماریا کو لے کر وہاں آ رہا ہے۔ ناگ نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے ساتھ جلدی سے سانس کھینچ کر چھوڑا اور ایک چھوٹی سی سیاہ رنگ کی چڑیا بن کر درخت کی شاخوں میں چھپ کر بیٹھ گیا اور نیچے دیکھنے لگا۔

چند لمحے گزرے تھے کہ اس نے ماریا کو ایک طرف سے آتے دیکھا۔ وہ اسی طرح سانپ کی شکل میں تھی مگر

اس کا چہرہ انسانی تھا۔ وہ یوں رینگ کر آ رہی تھی کہ جیسے کوئی اسے زبردستی کھینچ کر لیے آ رہا ہو۔ اس کے منہ سے تکلیف کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ ان آوازوں کے کوئی الفاظ نہیں تھے۔ درخت سے تھوڑی دور وہ آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گئی۔

ناگ نے غائب ہو کر چڑیا بننے سے پہلے منہ میں زنگ کی دی ہوئی شیشے کی گولی رکھ لی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کے جسم کی بو باہر نہیں نکل رہی تھی۔ اچانک کلیانگ سانپ انسانی شکل میں نمودار ہوا اس کے ساتھ اس کا جاسوس سانپ بھی انسانی شکل میں ظاہر ہو گیا تھا۔ کلیانگ سانپ منہ ادھر ادھر کر کے کچھ سونگھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ماریا کے سر پر اسی طرح سیاہ بچھو بیٹھا اسے بار بار ڈس رہا تھا اور ماریا کراہ رہی تھی۔

کلیانگ سانپ نے اپنے ساتھی جاسوس سانپ سے کہا۔

"میں نے تھوڑی دیر پہلے یہاں ناگ دیوتا کی بو سونگھی تھی۔ اسی لیے میں ماریا کو لے کر یہاں آیا تھا۔ مگر اب اس کی بو نہیں آ رہی۔"

جاسوس سانپ نے کہا۔

"کلیانگ! ہو سکتا ہے ناگ دیوتا پہلے یہاں آیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو مگر اب یہاں سے چلا گیا ہو؟"

منکر کلیانگ سانپ بولا: "ایسا ہو نہیں سکتا۔ میرا دل کہتا ہے کہ ناگ دیوتا یہیں کہیں موجود ہے۔"

جاسوس سانپ نے کہا: "اگر وہ یہاں کہیں موجود ہے تو پھر ہمیں اس کی بو کیوں نہیں آ رہی؟ ناگ دیوتا کی بو تو ہر سانپ کو آ جاتی ہے۔"

کلیانگ سانپ کہنے لگا: "یہی تو میں حیران ہوں۔ جب ناگ دیوتا یہاں پر موجود ہے تو پھر اس کی بو ہمیں کیوں نہیں آ رہی۔؟"

جاسوس سانپ نے کہا: "ناگ دیوتا یہاں موجود نہیں ہے۔ چلو اسے کسی اور جگہ چل کر تلاش کرتے ہیں۔"

ناگ کے لیے یہ بڑا سنہری موقع تھا۔ اس وقت مار اس کے سامنے تھی۔ اگر کلیانگ سانپ ماریا کو اپنے ساتھ ہی غائب کر لیتا ہے تو پھر ناگ کو کسی دوسرے موقع کا انتظار کرنا پڑ جاتا۔ اس لیے وہ اسی سنہری موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ اس وقت کلیانگ سانپ انسانی شکل میں اس کے سامنے تھا۔

پس ناگ نے سانس اوپر کو کھینچ کر چھوڑا اور درخت کی شاخوں میں سے سب سے زہریلا سانپ بن کر چھلانگ

لگائی اور بجلی کی تیزی کے ساتھ کلیانگ کی گردن پر گرا اور گرتے ہی اس کی گردن پر ڈس دیا۔

یہ سب کچھ اتنی جلدی اور آناً فاناً ہو گیا کہ کلیانگ سانپ کو اس وقت ناگ دیوتا کی خبر ہوئی جب وہ اس کی گردن پر ڈس چکا تھا۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں کلیانگ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور بولا:

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ آخری سچائی کی فتح ہوتی ہے۔ میں نے تمہیں ایسی جگہ ڈسا ہے جہاں تم اپنی آنکھوں کی روشنی ڈال کر میرے زہر کو ضائع نہیں کر سکو گے۔"

کلیانگ سانپ غصے اور گھبراہٹ میں ناگ کو دیکھنے لگا۔ جاسوس سانپ بھاگنے لگا تو ناگ نے اس کے قدموں کو وہیں زمین میں گاڑ دیا۔ کلیانگ سانپ کی آنکھوں سے تیز روشنی نکلنے لگی۔ وہ گھوم گھوم کر اپنی گردن پر اپنی آنکھوں کی روشنی ڈالنا چاہتا تھا تاکہ اس کا زخم ٹھیک ہو جائے اور وہ ناگ کے زہر سے بچ سکے مگر بھلا کوئی آدمی اپنی گردن کے پیچھے اپنی نگاہ ڈال سکتا ہے؟

جاسوس سانپ زمین میں گڑا ہوا کھڑا کانپ رہا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ناگ دیوتا کی فتح ہو گئی ہے اور اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کلیانگ سانپ کے ساتھ ہی ساتھ اس کی موت ہو
ہے۔ اس نے وہاں سے بھاگنے اور غائب ہو کر
کی بہت کوشش کی مگر ناگ دیوتا کے طلسم کے آگے اس
کوئی پیش نہ گئی۔ کلیانگ سانپ کا برا حال ہو رہا تھا
اپنے ہی گرد گھوم رہا تھا۔

ماریا اپنے طلسمی دائرے میں بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ
تھی اور بچھو کے ڈنک کے درد کو بھول کر خوش ہو
تھی کہ اب وہ اس عذاب سے چھوٹ جائے گی۔ ناگ
اسے بچا لیا تھا۔

دیکھتے دیکھتے کلیانگ سانپ پر ناگ کے زہر نے ا
دیا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ اس کا رنگ نیلا اور پھر
پڑ گیا اور سارے بدن کے سوراخوں میں سے سیاہ خون
لگا۔ جونہی اس نے دم توڑا ماریا بھی پھر سے اپنی انسانی
میں ظاہر ہو گئی۔ اس کے سر کا بچھو بھی غائب ہو گیا اور
کا درد اور زخم بھی جاتا رہا۔ مگر ماریا غائب نہیں تھی۔

ناگ نے آگے بڑھ کر ماریا کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور
"ماریا بہن! خدا کا شکر ہے کہ تم کو اس عذاب
سے نجات مل گئی۔"

ماریا نے کہا "ناگ بھیا! اگر تم میری مدد کو نہ آتے تو

یہ شیطان خدا جانے مجھے کب تک اس عذاب
میں پھنسائے رکھتا۔ اس کے ساتھی جاسوس سانپ نے
بھی مجھے بڑا تنگ کیا تھا۔ اسی نے جاسوسی کر کے
بتایا تھا کہ میں تمہارے ساتھ مصر کی طرف جا رہی
ہوں اور پھر کلیانگ سانپ تمہارا روپ بدل کر
میرے پاس آیا اور مجھے اغوا کر کے زمین کے
اندر لے گیا۔"

ناگ نے کہا "میں نے اندازہ لگا لیا تھا۔ فکر نہ کرو
میں اس جاسوس سانپ کو بھی ختم کر دوں گا تاکہ
انسان اس شیطان سانپ کی برائی سے بچ جائیں
اور یہ خلق خدا کے لیے عذاب نہ بنے۔"

جاسوس سانپ تھر تھر کانپنے لگا۔ وہ بڑی مکاری سے بولا:
"عظیم ناگ دیوتا! اگر تم میری جان بخشی کر دو تو
میں تمہارے لیے جاسوسی کروں گا۔"

ناگ نے کہا "مجھے تمہاری فطرت کا علم ہے۔ تم
شیطان ہو اور تمہارا ختم ہو جانا ہی لوگوں کے لیے
بہتر ہے۔"

یہ کہہ کر ناگ نے سانپ کا روپ بدلا اور جاسوس سانپ
کی طرف لپکا۔ جاسوس سانپ فوراً غیبی سانپ بن کر فضا میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بلند ہو گیا۔ مگر وہ ناگ دیوتا کی نظروں سے نہیں بچ سکتا تھا۔ ناگ نے اسے فضا میں ہی دبوچ لیا اور ڈس کر ہلاک کر ڈالا۔ جاسوس سانپ مر کر ظاہر ہو گیا۔ اپنے مکار ساتھی کلیانگ سانپ کی لاش پر ہی گر پڑا۔ ناگ نے ان دونوں کو ایک گہرے گڑھے میں ڈال کر اوپر مٹی اور ریت ڈال کر دبا دیا اور ماریا سے کہا:

"ماریا! ایک مصیبت سے تو نجات مل گئی۔ اب ہمیں غیبی حالت میں لانا باقی ہے۔ آؤ اہرام مصر کی طرف چلتے ہیں۔"

○

سامری کے اژدھا

ناگ اور ماریا شہر سے باہر اہرام مصر میں پہنچ گئے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اگرچہ ناگ کو علم تھا کہ اس اہرام میں دیوی طلالہ کی قبر نہیں ہے بلکہ کسی پرانے فرعون بادشاہ کا تابوت رکھا تھا پھر بھی ناگ نے سوچا کہ شاید یہاں اس کی دیوی طلالہ سے ملاقات ہو جائے۔ اہرام میں داخل ہونے کے بعد ناگ نے کہا:

"ماریا! مجھے تو اس اہرام میں کوئی خاص بات دکھائی نہیں دیتی۔ بس یہاں ایک بادشاہ کی قبر ہے اور کچھ نہیں ہے۔"

ماریا کہنے لگی: "ہم مصر کے فرعونوں کی قبروں کی طرف ہی واپس جا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے فرعونوں کی ممیاں اور قبریں ہماری رہنمائی کرنا شروع کر دیں۔"

اہرام میں ہلوں ہلوں وہ آگے بڑھ رہے تھے اندھیرا گہرا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوتا جا رہا تھا۔ اس اندھیرے میں ناگ تو سب کچھ دیکھ سکتا تھا مگر ماریا چونکہ ایک عام عورت کی شکل میں تھی اس لیے اسے اندھیرے میں سوائے اندھیرے کے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے ناگ سے کہا:

"ناگ بھیا! مجھے تو اندھیرے میں راستہ دکھائی نہیں دے رہا۔"

ناگ نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور بولا:

"تمہارے غائب نہ ہونے سے بہت سی اُلجھنیں پڑ گئی ہیں۔ خدا کرے کہ تم پھر اپنی پہلی والی حالت میں آ جاؤ۔"

"یہی تو میں بھی سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی ہوں مجھے تو لگتا ہے کہ اگر میں غائب نہ ہو سکی تو دوسری عام عورتوں کی طرح بوڑھی ہو کر مر جاؤں گی۔"

"ایسا نہ کہو ماریا بہن — تم ہمارے ساتھ ہی رہو گی ہم ایک ساتھ سفر کرتے پانچ ہزار سال پیچھے کے زمانے میں پہنچیں گے۔"

اسی طرح باتیں کرتے ناگ ماریا کا ہاتھ پکڑے اسے اہرام کے اندر لیے جا رہا تھا۔ ایک جگہ وہ رک گیا

اور بولا:

"ہم بے کار آگے جا رہے ہیں۔ اس اہرام میں سوائے ایک قبر اور اس غار کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ غار بھی آگے جا کر ختم ہو جاتی ہے۔"

وہ واپس مڑے اور اندھیرے میں سے گزرتے فرعون کی قبر کے پاس آ کر رک گئے۔ یہاں اہرام کے تکونے کمرے میں کسی طرف سے ہلکی ہلکی روشنی آ رہی تھی جس میں تابوت کے اوپر فرعون مصر کی ممی کا بت لیٹا ہوا تھا اس کے سر پر تاج تھا اور ماتھے پر سونے کا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔

ماریا نے کہا: "تعجب کی بات ہے کہ ابھی تک ڈاکوؤں نے اس اہرام کو نہیں لوٹا اور یہ سونے کا سانپ فرعون کے ماتھے پر اسی طرح لگا ہوا ہے۔"

اس زمانے میں بھی چور ڈاکو راتوں کو چھپ کر اہرام مصر لوٹ لیا کرتے تھے بعض ڈاکو اہرام کی بھول بھلیوں میں پھنس کر ہلاک ہو جاتے تھے اور بعض سونے کے نوادرات اور فرعون کے اہرام کی قیمتی چیزیں لوٹ کر لے جانے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔ اسکے پیچھے ماریا [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئی تھی کہ اس فرعون کے ماتھے کا سونے کا سانپ ویسے ہی تھا۔

ناگ نے جھک کر مدھم روشنی میں فرعون کے ماتھے کا سانپ دیکھا اور کہا:

"مجھے اس سانپ کی سرخ نگینے کی آنکھوں میں ایک خاص بات نظر آ رہی ہے۔"

ماریا بولی: "مجھے تو ہر سانپ میں کوئی خاص بات مل جاتی ہے ناگ بھائی۔"

ناگ فرعون کی پیشانی کے سانپ کو غور سے تک رہا تھا اسے سونے کے اس چھوٹے سے سانپ کی سرخ آنکھوں کے نگینوں سے سرخ روشنی نکل کر اپنے جسم میں داخل ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ خدا جانے کس جادو کے اثر میں آ کر ناگ نے اس سونے کے سانپ کے ماتھے پر اپنی انگلی رکھ دی۔

انگلی کا رکھنا تھا کہ سانپ کے سارے جسم سے روشنی کا غبار سا نکلا اور ماریا نے دیکھا کہ ناگ کا سارا جسم اس روشنی میں نہا گیا۔ ماریا خوف سے چیخ مار کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے ناگ کو بھی بازو سے پکڑ کر پیچھے ہٹانا چاہا تو یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی کہ ناگ وہاں نہیں تھا

ناگ اس کے دیکھتے دیکھتے پلک جھپکتے میں غائب ہو چکا تھا۔ اس کے غائب ہوتے ہی روشنی کا غبار بھی غائب ہو گیا اور سونے کے سانپ کی آنکھوں کی سرخ روشنی بھی واپس چلی گئی۔

ماریا نے گھبرا کر بے اختیار ناگ کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔ اچانک اسے ناگ کی بڑی باریک سی آواز آئی جیسے وہ کسی گہرے کنوئیں کے اندر سے بول رہا ہو۔

"ماریا! میں اس سانپ کے اندر ہوں۔ یہ فرعون مصر کے سب سے بڑے جادوگر سامری کا سانپ تھا جسے مرنے کے بعد سونے کا بنا کر فرعون کی حفاظت کے لیے یہاں رکھ دیا گیا تھا۔"

ماریا پریشان ہو کر بولی:

"ناگ! خدا کے لیے یہ کیا ہو گیا۔ میں تمہیں باہر کیسے نکالوں؟"

ناگ نے کہا: "ماریا! غور سے سنو۔ میں ناگ دیوتا ہونے کی وجہ سے بچ گیا ہوں۔ ورنہ میری جگہ کوئی دوسرا سانپ یا انسان ہوتا جو اس سونے کے سامری کے سانپ کو ہاتھ لگاتا تو یہ سانپ اسے نگل کر ختم کر چکا ہوتا۔ اس سانپ نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کئی لیے انسانوں کو نگلا ہے جو اس کو چوری
کرنے کی نیت سے یہاں آتے اور انہوں نے
سانپ کو چھو لیا۔"

ماریا نے کہا، "مگر ناگ تم باہر کیسے آؤ گے؟"

"ماریا! میرے باہر آنے کے سارے راستے بند ہیں۔
میں اپنے آپ کو ایک لوہے کے صندوق میں بند
پا رہا ہوں۔ میرے سرہانے اور پاؤں کی جانب
چار اژدہا پہرہ دے رہے ہیں۔ میں یہاں انسانی
شکل میں بند ہوں۔ میں باہر نہیں نکل سکتا مگر تم
ایسا کرو کہ اس سانپ کو فرعون کے ماتھے سے اکھاڑ
کر اپنے پاس رکھ لو۔"

ماریا بولی، "لیکن ۔۔۔ لیکن کہیں یہ سانپ مجھے بھی تو
نہیں نگل لے گا؟"

ناگ نے جواب دیا، "نہیں۔ میں ناگ دیوتا ہوں۔
میرے چھونے سے سامری کے اس سانپ کی یہ تاثیر
ختم ہو گئی ہے۔ اب اگر کوئی انسان اس کو ہاتھ
لگائے گا تو اس کے اندر سے روشنی نہیں نکلے
گی۔ یہ کسی کو اپنے اندر نگل کر غائب نہیں کر
سکے گا۔"

ماریا نے کہا، "مجھے ڈر لگتا ہے ناگ بھیا!"
ناگ کی کمزور سی آواز آئی،

"ماریا ڈرو نہیں۔ یہ تمہیں کچھ نہیں کہہ سکے گا۔ اس کا
تمہارے پاس رہنا بہت ضروری ہے۔ اس طرح
سے میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔ شاید بعد میں کوئی
ایسا سبب بن جائے کہ میں سامری کے اس
سانپ کی قید سے آزاد ہو سکوں۔ گھبراؤ مت اسے
فرعون کے ماتھے سے اکھاڑ ڈالو۔"

ماریا ڈر رہی تھی۔ سانپ سے اسے خوف آ رہا تھا
مگر ناگ کے ہمت دلانے سے اس نے ڈرتے ڈرتے سانپ
کو ہاتھ لگا دیا۔ سانپ کے جسم سے روشنی نہ نکلی۔ ماریا کا
حوصلہ بڑھ گیا۔ اس نے تھوڑا سا زور لگایا تو سانپ فرعون
کے ماتھے سے اکھڑ گیا۔

یہ سانپ سائز میں بالکل چھوٹا سا تھا اور جلیبی کی طرح
کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ اس کا چھوٹا سا پھن اوپر کو اٹھا ہوا
تھا۔ یہ خالص سونے کا سانپ تھا اور بڑا قیمتی تھا۔ ماریا
کے لیے تو اس لیے بھی بہت ہی قیمتی تھا کہ اس کے
اندر ناگ قید تھا۔ ناگ کی آواز ابھری،

"شاباش! اب اسے اپنی قمیض کے اندر جیب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بڑی احتیاط سے رکھ لو"۔
ماریا نے سانپ کو اپنی جیب میں چھپا لیا اور کہا،
"ناگ! یہ پل کی پل میں کیا ہو گیا؟ ہم کیوں اس
منحوس اہرام میں داخل ہوئے۔ اب کیا ہو گا؟
تم اس طلسمی سانپ کے اندر قید رہ کر کیا کر
سکو گے؟"
ناگ کی کمزور آواز آئی:
"مجھے غور کرنے اور سوچنے کا موقع دو۔ کوئی نہ کوئی
راستہ ضرور نکل آئے گا۔"
ماریا روہانسی آواز میں کہنے لگی:
"میں تو عجیب مصیبت میں پھنس گئی ہوں۔ ابھی
ایک پریشانی سے بڑی مشکل کے ساتھ چھٹکارا ملا
تھا کہ یہ نئی مشکل آن پڑی ہے اور کچھ نہیں
تو کم از کم میں غیبی حالت ہی میں ہوتی تا کہ
تمہاری حفاظت تو کر سکتی۔ اب تو میں بھی ایک
عام کمزور عورت کی حالت میں ہوں"۔
ناگ کی آواز آئی "خدا پر بھروسہ رکھو ماریا، گھبراؤ
نہیں۔ ہم پر مصیبتیں اور پریشانیاں آتی ہی رہی ہیں
ہم ان میں سے نکل جائیں گے"۔

ماریا نے کہا:
"میں ایک اکیلی کمزور عورت کے روپ میں ہوں
اکیلی کیا کر سکوں گی؟ مجھے بھوک بھی لگتی ہے
پیاس بھی لگتی ہے۔ میں اپنی حفاظت بھی نہیں
کر سکتی۔ اگر ڈاکو مجھ پر حملہ کر دیں تو کچھ نہیں کر سکوں
گی۔ کہاں جاؤں؟"
ناگ کہنے لگا "حوصلہ رکھو۔ اگرچہ میں تمہاری کوئی
مدد نہیں کر سکتا۔ میں اس طلسمی سانپ سے باہر
نہیں آ سکتا۔ مگر میں یہاں رہ کر سامری جادوگر کی
روح سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کروں گا۔
کیونکہ میں کوئی معمولی سانپ نہیں ہوں۔ ناگ
دیوتا ہوں۔ ہو سکتا ہے سامری جادوگر کی روح
مجھے آزاد کر دے"۔
ماریا نے کہا: "لیکن اگر کسی نے مجھے قتل کر
کے یہ سانپ مجھ سے چھین لیا تو کیا ہو گا؟
میں تو مر بھی سکتی ہوں"۔
ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ صرف یہی کہا،
"حوصلہ نہ ہارو ماریا۔ بہادر لڑکیاں حوصلہ نہیں
ہارا کرتیں۔ تم خدا کا نام لے کر شہر کی طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھوڑ، اگرچہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا مگر میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تمہیں مشورہ ضرور دے سکوں گا۔ کیوں کہ میں اس بند لوہے کے صندوق میں بھی تمہیں دیکھ رہا ہوں اور باہر کا پورا منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے۔"

ماریا نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا:

"تمہارے پورا منظر دیکھنے سے مجھے کیا فائدہ ہو گا جب کہ تم مجھ پر حملہ کرنے والے دشمن کا مقابلہ نہ کر سکو گے۔"

ناگ کی آواز آئی: "ماریا! میں ایک بار پھر تمہیں کہوں گا کہ ہمت نہ ہارو۔ میں تمہیں مشورہ تو دے سکوں گا اور پھر خدا تمہاری مدد کرے گا۔ جس کو خدا کی مدد حاصل ہو اسے اور کیا چاہیے۔ تم شہر کی طرف چلو اور کسی شریف آدمی کے گھر میں ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کم از کم اس طرح سے تمہیں روٹی پانی اور کپڑے کی تو فکر نہیں ہو گی۔ اس کے بعد ہم سوچ لیں گے کہ ہمیں آگے کیا کرنا ہے۔"

ماریا نے سر جھکا لیا اور کہا:

"جیسے تمہاری مرضی۔ اب کسی کے گھر نوکرانیوں کی طرح کام کاج میں کرنا ہو گا۔ قسمت میں یہ بھی لکھا تھا۔ جادو بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ دوسروں کے گھروں کی صفائی بھی کرنی پڑ گئی۔"

ناگ کی آواز آئی: "انسان پر اگر کوئی سخت وقت آن پڑے تو اسے گھبرانا نہیں چاہیے اور تم تو بڑی بہادر لڑکی ہو۔"

ماریا نے کہا: "بہادر لڑکی اس وقت تھی جب میں غائب تھی اب تو ایک کمزور سی دبلی پتلی لڑکی ہوں جو دشمن سے اپنا بچاؤ بھی نہیں کر سکتی بہرحال شہر جا کر کسی جگہ نوکر ہونے کی کوشش کرتی ہوں۔"

ماریا ایک عام لڑکی کی طرح بجھے ہوئے دل کے ساتھ اہرام سے باہر آ گئی۔

باہر رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ ماریا کو بڑا دکھ ہو رہا تھا کہ وہ ناگ کو لے کر اس منحوس اہرام میں کیوں داخل ہو گئی۔ طلال کی روح سے ملاقات بھی نہ ہو سکی اور ناگ بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

اگرچہ ناگ اس کی جیب میں تھا مگر وہ سامری کے سات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے اندر قید تھا اور باہر نہیں آ سکتا تھا۔ اس نے ناگ سے کہا:

"اگر تم میری آواز سن رہے ہو؟"

"ہاں۔ کہو، تم باہر آ گئی ہو کیا؟" ناگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں اس وقت اہرام کے باہر کھڑی ہوں"

ناگ نے کہا: "میں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے صرف اس لیے پوچھ لیا تھا کہ کہیں مجھے لوہے کے اس صندوق میں غلط منظر تو نظر نہیں آ رہا۔ اب ثابت ہو گیا کہ میں تمہارا ٹھیک منظر دیکھ رہا ہوں۔ اب تم ایسا کرو کہ شہر جانے کی بجائے اسی جگہ رات بسر کر لو۔ کیوں کہ اکیلی عورت کا رات کے وقت شہر جانا مناسب نہیں لگتا۔"

"کیا کروں۔ مجبوراً اسی جگہ رات بسر کرنی ہو گی۔ مجھے خود اکیلی کو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔"

وہ اہرام کے دروازے کی ایک طرف پتھر کے چبوترے پر بیٹھ گئی اور ناگ سے باتیں کرنے لگی۔ وہ کیٹی اور عنبر کے بارے میں بھی باتیں کرتے رہے کہ خدا جانے وہ اس وقت کہاں ہوں گے۔ ماریا کو نیند آنے لگی۔ اس نے کہا:

"ناگ! مجھے نیند آ رہی ہے۔ میں سونے لگی ہوں۔

کیا تم میری حفاظت کرو گے؟"

ناگ نے کہا: "میں تمہیں سوتے ہوئے دیکھتا تو رہوں گا۔ تمہیں کسی خطرے سے خبردار بھی کر دوں گا مگر افسوس کہ اس سانپ کے اندر سے نکل کر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا۔"

ماریا نے کہا: "چلو یہ بھی غنیمت ہے کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو گے اور مجھے وقت پر کسی خطرے سے خبردار کر دو گے۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ کیا کروں اور کچھ کر نہیں سکتی۔"

"اب تم سو جاؤ۔ تمہیں بہت نیند آ رہی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری آنکھوں کے پپوٹے بند ہو رہے ہیں۔"

ماریا نے جمائی لی اور کہا: "سو رہی ہوں۔ سو رہی ہوں۔"

اور ماریا وہیں چبوترے پر لیٹ گئی۔ عام انسانی کمزوریوں والی لڑکی تھی۔ لیٹتے ہی اسے نیند آ گئی۔ وہ سو گئی۔ ناگ سونے کے سامری کے سانپ کے اندر لوہے کے بند صندوق میں قید ماریا کو سوتے ہوئے بالکل صاف دیکھ رہا تھا۔ سرہانے اور پاؤں کے جانب اژدہا اسی طرح پڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہے تھے۔ ناگ ان اژدہوں کو وہاں سے بھگا نہیں سکتا تھا
یہ اس کے اختیار سے باہر تھا۔ یہ اژدہا سامری کے اژدہا تھے
جو اگرچہ ناگ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہے تھے مگر اس پر
پہرہ بھی دے رہے تھے۔ ناگ نے محسوس کیا کہ وہ بند
صندوق میں ہل جل نہیں سکتا پھر یہ اژدہا اس پر کس لیے
پہرہ دے رہے ہیں۔

سامری کے اژدہا خاموش تھے۔ کسی وقت ناگ کو لگتا کہ
وہ پتھر کے بت ہیں۔ کسی وقت اسے لگتا کہ اژدہا سوئے ہوئے
سانس لے رہے ہیں۔ یہ اژدہا سامری کے طلسم کے اثر میں
تھے اور ان پر ناگ دیوتا کا کوئی اثر نہیں تھا۔ اس نے
لوہے کے بند صندوق کی سامنے والی دیوار کو دیکھا۔ وہاں ٹی
وی کی سکرین کی طرح ماریا اہرام مصر کے باہر چبوترے پر
ستاروں کی روشنی میں سوئی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

دن نکل آیا۔ دھوپ کی تیز کرنیں ماریا کے چہرے پر پڑیں
تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے آنکھیں ملتے ہوئے چاروں
طرف دیکھا۔ چاروں طرف صحرا میں اور دریا
پر دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ناگ کو آواز دی۔ ناگ
نے کہا:

"میں تمہیں دیکھ رہا ہوں ماریا۔ دن نکل آیا ہے

اب شہر میں جا کر کسی جگہ نوکری تلاش کرو۔ میں
جانتا ہوں کہ تمہیں بھوک لگ رہی ہوگی۔ میں
تمہارے ساتھ ہوتا تو تمہیں خود ناشتہ لا کر دیتا
مگر اب تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ تمہیں خود
ہی کھانے پینے کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ مجھے
افسوس ہے۔"

ماریا کہنے لگی: "ناگ بھیا تمہارے افسوس کرنے سے مجھے
ناشتہ نہیں مل سکے گا۔ پیٹ کی آگ تو بجھانی ہی
ہوگی۔ جاتی ہوں شہر کی طرف۔"

اور ماریا چبوترے سے اٹھ کر شہر کی طرف روانہ ہوگئی۔

قدیم مصر کا دارالحکومت بیدار ہو چکا تھا۔ دکانیں کھل چکی
تھیں۔ عورتیں کنول کے پھول ہاتھوں میں لیے مندروں کی طرف
پوجا کرنے جا رہی تھیں۔ ماریا کا لباس مصری عورتوں کی طرح
کا نہیں تھا بلکہ عراق کی عرب عورتوں کی طرح کا تھا۔ ماریا
ایک مندر کے باہر ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی اور
لوگوں کو مندر میں جاتے دیکھنے لگی۔ ناگ نے اس کی جیب
کے اندر سے آواز دی:

"ماریا! یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو؟ تمہارے دل میں کیا ہے؟"

ماریا نے کہا: "دل میں اور کیا ہو سکتا ہے سوائے اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لے کر کوئی امیر عورت دیکھوں اور اس کو ملازمت کے لیے کہوں۔ بھوک سے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے ہیں۔

ناگ کی آواز دوبارہ آئی:

کاش! میں تمہارے لیے کچھ کر سکتا۔

ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ اس کی توجہ ایک خوبصورت عورت کی طرف تھی جس کی کرسی کو غلاموں نے اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھا تھا۔ وہ مندر کے دروازے پر آ کر ٹھہر گئی۔ اس کے پیچھے پیچھے نوکر مٹھائیوں کا تھال اٹھائے چلے آ رہے تھے۔ عورت نے بڑے قیمتی زرق برق لباس پہن رکھا تھا اور کوئی امیر بیگم لگتی تھی۔ اس نے غلاموں کو اشارہ کیا۔ وہ مٹھائی کا تھال لے کر آگے بڑھے اور مندر کے باہر کھڑے فقیروں میں مٹھائی بانٹنے لگے۔ ایک غلام نے ماریا کو بھی مٹھائی دینی چاہی تو اس نے انکار کر دیا اور کہا:

میں فقیرنی نہیں ہوں۔

ناگ نے یہ دیکھا تو بڑا خوش ہوا کہ ماریا نے بھوک سے مجبور ہو کر اپنا وقار فروخت نہیں کیا اور کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے۔ امیر عورت نے یہ منظر دیکھ لیا تھا کہ ماریا نے خیرات نہیں لی۔ اس نے غلاموں

سے کہا:

اس لڑکی کو میرے پاس لاؤ۔

ناگ نے کہا: جاؤ ماریا۔ یہ بیگم تمہیں بلا رہی ہے۔ دیکھو مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے خیرات نہیں لی۔

ماریا اس عورت کے پاس چلی گئی۔ اس امیر عورت نے پوچھا:

تم کون ہو؟ کیا باہر کے ملک سے آئی ہو؟

ماریا نے کہا: ہاں — میں ملک عراق کی رہنے والی ہوں۔ یہاں سیر و سیاحت کی غرض سے آئی ہوں۔

امیر عورت نے کہا: تم نے خیرات کیوں نہیں لی؟

ماریا نے کہا: میں فقیر نہیں ہوں۔ کسی کی خیرات پر زندہ نہیں رہوں گی۔ کما کر کھانا چاہتی ہوں۔

امیر عورت نے کہا:

کیا میرے ہاں ملازمت کرو گی؟

ماریا کو اور کیا چاہیے تھا۔ فوراً ہاں کر دی۔ امیر عورت نے ماریا کو اپنے ساتھ آنے کو کہا اور غلام اس کی کرسی اٹھا کر آگے روانہ ہو گئے۔

یہ شہر کی ایک مالدار عورت تھی اور اس کا [illegible] تھا۔ اس کا خاوند مر چکا تھا۔ اس کی صرف ایک [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جس کی عمر چودہ برس کی تھی اس لڑکی کا نام کنوتی تھا۔ کنوتی بڑی پیاری اور معصوم لڑکی تھی۔ امیر زادی امپالا کی بہت بڑی جائیداد تھی جو ساری کی ساری اس کی موت کے بعد اس کی بیٹی کنوتی کو ملنے والی تھی۔ ماریا کا کام امیر زادی امپالا کے کپڑے سنبھالنا۔ اس کے بالوں میں کنگھی کر کے انہیں گوندھنا اور اس کا بستر لگانا تھا۔

امپالا کو بھی ماریا بہت پسند آ گئی تھی۔ امپالا کی بیٹی کنوتی بھی ماریا سے بہت پیار کرنے لگی تھی۔ ماریا کو اس گھر میں آئے ایک مہینہ گذر چکا تھا۔ اس امیر زادی امپالا کا عالی شان مکان شہر سے باہر دریائے نیل کے کنارے پر صنوبر کے ایک بہت بڑے باغ کے قریب تھا۔

اب ایک عجیب حادثہ ہو گیا۔ شروع میں تو سامری کے سونے کے چھوٹے سانپ کے اندر قید ناگ، ماریا سے باتیں کر لیا کرتا تھا۔ اس کی آواز سانپ کے بت کے اندر سے آ جایا کرتی تھی۔ مگر آہستہ آہستہ یہ آواز آنی بند ہو گئی ... اسے پکارتی رہ جاتی۔ ناگ کی آواز نہ آتی۔ ناگ بھی پریشان تھا۔ وہ اپنی طرف سے بہتری آواز نکالتا۔ ماریا کو پتہ تھا۔ مگر ماریا تک اس کی کوئی آواز نہ جاتی۔ ناگ کو یقین تھا کہ ماریا سامری سانپ کے بت کو اپنے سے کبھی الگ

نہیں کرے گی پھر بھی وہ چاہتا تھا کہ اس سے باتیں کیا کرے اور اس کو مشورے دیا کرے۔ کیوں کہ وہ ماریا کو اپنے لوہے کے صندوق میں بند باقاعدہ دیکھتا رہتا تھا۔ وہ اسے اسی طرح نظر آتی تھی مگر اس کی آواز ماریا تک نہیں جاتی تھی۔

ماریا نے سونے کے سانپ کو جس میں ناگ قید تھا۔ اپنے کمرے کے ایک لکڑی کے صندوق میں رکھا ہوا تھا۔

ایک روز وہ صندوق میں سے سامری کے سانپ کو نکال کر ناگ سے باتیں کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ جب تھک گئی اور ناگ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو وہ مایوس ہو کر سانپ کو صاف کرنے لگی۔ اتنے میں دوسری نوکرانی کپالا اچانک اندر آ گئی۔ ماریا سامری سانپ کو چھپا نہ سکی۔

نوکرانی نے پوچھا:

"کتنا چھوٹا سا سانپ ہے!"

ماریا نے کہا "ہاں — یہ میری امی جان نے مجھے ہندوستان سے لا کر دیا تھا۔ میں نے ان کی نشانی کے لیے رکھا ہوا ہے۔"

"سونے کا لگتا ہے!" نوکرانی کپالا نے کہا۔

ماریا نے جان بوجھ کر کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں۔ سونے کا ہوتا تو میں یہاں نوکری کرتی۔

یہ تو پیتل کا ہے:

مگر نوکرانی کپالا ایک چالاک اور عیار عورت تھی۔ اس کی تجربہ کار آنکھ نے دیکھ لیا تھا کہ سانپ خالص سونے کا ہے۔ اور اس نے اسی وقت سانپ کو چرانے کا ارادہ پکا کر لیا تھا۔ ماریا نے سانپ کو صندوق میں رکھ کر تالا لگا دیا اور نوکرانی کپال کو باتوں میں لگا کر باہر لے آئی۔

نوکرانی کپالا اس گھر کی بڑی پرانی نوکرانی تھی اور اس نے اپنی خوشامد، عیاری اور چکنی چپڑی باتوں سے امیرزادی امپالا کے دل میں بڑی جگہ بنا رکھی تھی۔ امیرزادی امپالا پر نوکرانی کا اتنا اثر تھا کہ وہ اس کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہ کرتی تھی۔ نوکرانی کپال بڑی لالچی عورت تھی اور اس عالی شان گھر کی اکثر چیزیں چوری کر لیا کرتی تھی۔

ماریا اس نوکرانی سے بڑی بنا کر رکھتی تھی۔ کیوں کہ ماریا کو ایک بات کا بڑی شدت سے احساس تھا کہ اب تو ناگ کے مشورے بھی اس کے ساتھ نہیں ہیں اور اگر اسے اس گھر سے چھٹی مل گئی تو اسے دو وقت کی روٹی کے لیے در در کی ٹھوکریں کھانی پڑیں گی۔ ماریا نے اتنی غریبی اور مجبوری کی حالت پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

وہ اگر غریبی حالت میں ہوتی تو اسے کسی کی پروا نہیں تھی مگر اس وقت وہ ایک عام کمزور لڑکی کے روپ میں تھی اور اسے سب سے زیادہ فکر کھانے پینے اور سر چھپانے کے لیے کسی جگہ کی تھی۔ یہ دونوں چیزیں اسے امیرزادی امپالا کے گھر میں ملی ہوئی تھیں۔ اس لیے وہ نوکرانی کپال سے بگاڑنا نہیں چاہتی تھی۔ کیوں کہ نوکرانی کا امیرزادی امپالا پہ بڑا اثر تھا۔

کبھی کبھی امیرزادی امپالا کا ایک رشتے دار ادھیڑ عمر آدمی اس سے ملنے آیا کرتا تھا۔ یہ بڑا پُراسرار سا آدمی تھا۔ معلوم ہوا کہ صرف یہی ایک رشتے دار باقی ہے۔ چنانچہ اگر امپالا کی بیٹی کنوتی مر جاتی ہے تو امپالا کی ساری جائیداد اسی رشتے دار کے قبضے میں آ جاتی تھی۔

چنانچہ ماریا نے محسوس کیا تھا کہ یہ پُراسرار آدمی جب بھی آتا تھا تو اکثر نوکرانی کپال کے ساتھ ادھر اُدھر چھپ کر کھسر پھسر کرتا رہتا تھا۔ جب سے اس پُراسرار رشتے دار نے نوکرانی کپال کے ساتھ دوستی بڑھائی تھی نوکرانی نے معصوم لڑکی کنوتی کا بہت خیال رکھنا شروع کر دیا تھا۔ وہ اسے سیر کرانے مندر میں پوجا کرانے اور دریا میں کشتی کی سیر کرانے خود لے کر جاتی تھی۔ کنوتی کی ماں یعنی امیرزادی امپالا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھ کر خوش ہوتی کہ نوکرانی کیپال اس کی بچی کا کتنا خیال رکھ رہی ہے۔

ایک دن ماریا نے ناگ والا سامری کا سانپ نکال کر اس کو دیکھنا اور صاف کرنا چاہا تو دیکھا کہ صندوق میں سامری کا سونے کا سانپ کہیں نہیں ہے۔ اس نے سارے کمرے میں ہر جگہ تلاش کیا مگر سونے کا سانپ کہیں نہیں ملا۔ وہ پریشان ہو کر سوچنے لگی

کہ سانپ کو کون لے جا سکتا ہے۔

ایک دم سے اس کا خیال نوکرانی کیپال کی طرف چلا گیا۔ اسے یاد آیا کہ ایک روز نوکرانی کیپال نے اسے سانپ کو صاف کرتے دیکھ لیا تھا۔ ضرور اسی نے سانپ چرایا ہو گا۔ ماریا پریشان ہو کر نوکرانی کیپال کے پاس گئی اور اسے کہا کہ اس کا سانپ چوری ہو گیا ہے۔ جو اس کی ماں کی آخری یادگار تھا۔ نوکرانی کیپال نے غصے میں کہا:

"تو کیا میں نے چرایا ہے؟ میرے پاس کیوں آئی ہو؟"

ماریا یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ سانپ تو ہاتھ سے نکل گیا ہے اگر نوکرانی کیپال کو ناراض کر لیا تو یہ نوکری بھی سے نکل جائے گی اور پھر اس گھر میں رہتے ہوئے ماریا کو ایک امید ضرور تھی کہ اگر نوکرانی کیپال نے سامری کا سانپ چرایا ہے تو

ایک نہ ایک دن اس کا کچھ تو سراغ مل ہی جائے گا۔ چنانچہ ماریا نے نوکرانی کو کچھ نہ کہا اور الٹا معافی مانگنی شروع کر دی کہ اس نے اپنے سانپ کا اس سے ذکر کیا۔

ماریا کا دل اندر سے بجھ گیا تھا۔ اب اسے محسوس ہوا کہ جیسے ناگ اس کے پاس سے چلا گیا ہے۔ ناگ اب اس کے پاس نہیں ہے۔ ماریا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ دروازہ بند کر لیا اور ناگ کو یاد کر کے آنسو بہانے لگی۔ طلسمی سانپ اس کے پاس تھا تو اسے امید تھی کہ شاید کبھی ناگ سامری کے سانپ کی قید سے آزاد ہو کر باہر نکل آئے مگر اب تو سانپ بھی ماریا کے پاس سے چھن گیا تھا۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر اندھیر نگری میں

سونے کا سانپ نورانی کپال نے ہی چرایا تھا۔

امیرزادی کے عالی شان گھر میں جتنے صندوق تھے ان سبھوں کی ایک ایک چابی بند کر کے نورانی نے اپنے پاس رکھی ہوئی تھی۔ اس نے ایک روز جب ماریا امیرزادی کے کمرے میں بستر لگا رہی تھی ماریا کے صندوق کو دوسری چابی لگا کر کھولا اور سونے کے سانپ کا بت نکال کر لے گئی۔ یہ سونے کا سانپ اس نے اپنے مکان میں جو وہاں سے تھوڑے فاصلے پر تھا ایک کوٹھڑی میں جا کر رکھ دیا تھا کہ موقع ملنے پر اسے بازار میں جا کر بیچ ڈالے گی۔ اسے کیا معلوم تھا اس سانپ کے اندر ناگ قید ہے اور وہ سامری کا طلسمی سانپ ہے۔

ماریا بے چاری رو دھو کر چپ کر کے بیٹھ گئی۔ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اس گھر کی ملازمت چھوڑ کر اکیلی کہاں جا سکتی تھی۔ اسے ناگ کے ساتھ ساتھ اب کیٹی اور عنبر کا بھی خیال آنے لگا تھا کہ وہ لوگ نہ جانے کہاں ہیں۔ ناگ کا تھوڑا بہت آسرا

تھا۔ وہ بھی اس کے پاس نہیں رہا تھا۔

ایک رات کا ذکر ہے۔ ماریا امیرزادی کو اس کی خواب گاہ میں سلا کر واپس اپنی کوٹھڑی کی طرف جا رہی تھی۔ جب وہ سیڑھیوں کے ستونوں کے قریب سے گذری تو وہاں اندھیرا تھا۔ اسے اندھیرے میں نورانی کی کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کرنے کی آواز آئی۔ ماریا رک گئی اور ستون کی آڑ میں ہو کر دیکھا کہ نورانی کپال اسی پراسرار آدمی سے باتیں کر رہی تھی جو امیرزادی کا اکیلا اور آخری "رشتے دار" تھا۔ نورانی کہہ رہی تھی:

"مجھ سے جو ہو سکا تمہارے لیے کروں گی جامیز۔ مگر تمہیں بھی میرے انعام کا خیال رکھنا ہو گا۔ جب تم اس محل کے اندر ساری جائیداد کے اکیلے "وارث" بن جاؤ گے تو کیا تمہاری آنکھیں تو نہیں بدل جائیں گی؟"

پراسرار رشتے دار جامیز نے سرگوشی میں کہا:

"کپال! تم ایک بار میرا کام کر دو اور کنوتی کو میرے راستے سے ہمیشہ کے لیے اس طرح سے ہٹا دو کہ کسی کو مجھ پر شک نہ پڑے۔ پھر دیکھنا میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔"

نورانی نے کہا: "میں پوری کوشش کروں گی۔ مگر تم اپنی زبان بند رکھنا اور یہاں بہت کم آیا کرو مجھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی سازش پر کام کرنے دو۔ اب تم جاؤ۔"

پُراسرار رشتے دار حامیز دوسری طرف چلا گیا۔ ماریا بھی وہاں سے کھسک کر اپنے کوٹھڑی میں آگئی۔ وہ یہ سن کر حیران رہ گئی کہ یہ ظالم نوکرانی دولت کے لالچ میں آکر امیرزادی اسپیلا کی اکلوتی معصوم بیٹی کنوتی کو قتل کرنے کی سازش کر رہی ہے محض اس لیے کہ امیرزادی کی بیٹی کے مر جانے سے اس کی جائیداد کا سوائے اس کے پُراسرار رشتے دار کے اور کوئی وارث نہیں رہے گا۔

ماریا نے معصوم لڑکی کنوتی کو نوکرانی کپال اور حامیز کی خونی سازش سے بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر وہ بے بس تھی۔ اس کے پاس طاقت نہیں تھی۔ وہ پہلے سی ماریا نہیں تھی۔ وہ ایک کمزور لڑکی تھی۔ پھر بھی اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بھولی بھالی لڑکی کنوتی کو ان بے دردوں کے ہاتھوں مرنے نہیں دے گی۔ پہلے اس نے سوچا کہ وہ امیرزادی کو جا کر ساری بات بتا دے۔ پھر اسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے امیرزادی اس کی بات پر اعتبار نہ کرے۔ کیوں کہ وہ اپنی نوکرانی پر بہت زیادہ بھروسہ کرتی ہے۔ اس کو کبھی یقین ہی نہیں آئے گا کہ نوکرانی کپال اس کی بیٹی کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے اور ادھیڑ عمر اس کا رشتے دار حامیز اس کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ کیوں کہ وہ

اپنے رشتے دار کو بھی بڑا نیک اور ایمان دار آدمی سمجھتی تھی۔ چنانچہ ماریا نے امیرزادی اسپالا کو یہ بات بتانے کا ارادہ ترک کر دیا اور اپنے طور پر کنوتی کی جان بچانے کے طریقے پر غور کرنے لگی۔

○

اب ہم ماریا کو اسی عالی شان محل میں چھوڑتے ہیں جو شہر سے باہر دریا کے کنارے پر ہے اور عنبر کی طرف چلتے ہیں۔ عنبر اپنے قافلے کے ساتھ سفر کرتا۔ شہر سے دور ایک جگہ صحرا میں پہنچا تو قافلے کو ایک زبردست آندھی نے آگھیرا۔ یہ آندھی اتنی خوفناک تھی کہ قافلہ تتر بتر ہو گیا۔ اونٹ بھاگ گئے۔ جس کا جدھر کو منہ اٹھا جان بچانے کے لیے بھاگ اٹھا۔ ہوا کے طوفان میں ریت رچی ہوئی تھی اور دن کے وقت صحرا میں اندھیرا چھا گیا تھا۔

عنبر نے ایک مسافر کو دیکھا کہ آندھی کے طوفان سے بچنے کے لیے ریت کے ٹیلوں میں زخمی چوہے کی طرح بھاگ رہا ہے۔ عنبر نے اس کی مدد کرتے ہوئے اسے اپنے پاس کھینچ لیا اور اس کے اوپر اپنی چادر ڈال دی تاکہ اس کے ناک میں ریت نہ گھسے اور وہ دم گھٹنے سے مر نہ جائے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک گھنٹے بعد جب آندھی کا طوفان تھما تو عنبر نے دیکھا کہ وہاں نہ کوئی قافلہ اور نہ قافلے والے تھے۔ صرف وہ اور اس کا ساتھی وہاں موجود تھے۔ باقی سب لوگ خدا جانے کہاں۔ تتر بتر ہو گئے تھے یا آندھی کا طوفان انہیں اپنے ساتھ اڑا کر لے گیا تھا۔ عنبر نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اور پوچھا:

"بھائی تم اور میں ہی باقی بچے ہیں۔ کچھ معلوم نہیں کہ قافلہ اور قافلے والے طوفان میں کہاں غائب ہو گئے۔"

وہ آدمی بولا: "خدا کا شکر ہے کہ اس بار میں سامان ساتھ لے کر سفر نہیں کر رہا تھا۔ اکیلا ہی تھا۔"

"تمہارا نام کیا ہے؟ میرا نام تو عنبر ہے اور میں ملک مصر کا ایک حکیم ہوں۔"

وہ بولا: "میرا نام قبولا ہے۔ میں عراق میں اناج کی تجارت کرتا ہوں۔"

عنبر نے کہا: "تم اس راستے پر اکثر سفر کرتے رہتے ہو۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہم مصر سے کتنی دور ہیں؟"

قبولا نے کہا: "ابھی مصر تک ایک دن کا سفر باقی

ہے۔ مگر ہمارے پاس تو کھانے پینے کو کچھ نہیں نہ سفر کرنے کے لیے اونٹ اور سواری ہے۔"

قبولا کہنے لگا: "بھائی۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ یہاں سے مشرق کی طرف ایک بستی ہے جہاں ایک بادشاہ حکومت کرتا ہے۔ اس بادشاہ کی فوج بھی ہے۔ یہ بادشاہ حکومت مصر کے ماتحت ہے مگر ہر سال اپنی بستی میں کوئی نیا حکم جاری کر دیتا ہے۔ چلو بھائی اس بستی میں چلتے ہیں اور وہاں سے سواری حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

عنبر اس آدمی کے ساتھ صحرا میں مشرق کی طرف روانہ ہو گیا۔ دن ابھی باقی تھا کہ وہ ایک بستی میں پہنچ گئے جو ایک شہر جتنی بڑی تھی اور اس کے باہر فصیل بھی تھی یعنی بستی کے اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی۔ وہاں پہنچے تو بادشاہ نے نے ایک نیا حکم جاری کیا ہوا تھا کہ شہر کی ہر شے دو پیسے سیر ملے گی۔ عنبر کا ساتھی بڑا خوش ہوا کہ چلو اچھا ہے مزے سے دو پیسے سیر حلوہ مٹھائی کھائیں گے۔

عنبر نے کہا: "بھائی میرا کہا مانو اور اس بستی سے نکل چلو۔ یہاں خیر نہیں لگتی۔"

عنبر کے ساتھی قبولا نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھائی تم کیسے کہتے ہو کہ یہاں خیر نہیں۔ یہاں تو ہر شے بڑی سستی ہے۔ جو چاہے ٹکے سیر لے لو۔"

عنبر بولا: "بھائی جس شہر میں بڑے چھوٹے کا خیال نہ ہو اور گھوڑے اونٹ اور بکری گدھے کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جا رہا ہو وہاں گڑبڑ ہو جانے کا خطرہ ہے اس لیے یہاں سے نکل چلو۔"

قنبر کہنے لگا: "بھائی میں تو نہیں جاؤں گا پہلے ٹکے سیر حلوہ۔ مٹھائی کھا لوں پھر چلوں گا۔"

پس عنبر کا ساتھی سارا دن کھاتا رہا۔ کسی دکان سے مٹھائی لے کر اڑاتا۔ کسی دکان سے بھنا ہوا گوشت لے کر ہڑپ کر جاتا۔ عنبر کسی اونٹ کی تلاش میں تھا کہ اسے مل جائے تو اپنے سفر پہ روانہ ہو۔ اب ایسا ہوا کہ بادشاہ نے ایک اور حکم جاری کر دیا کہ شہر کے دروازے بند کر دیئے جائیں اور ایک مہینے تک کوئی آدمی نہ باہر جائے نہ باہر سے اندر آئے۔

عنبر تو دیوار توڑ کر بھی جا سکتا تھا مگر وہ اپنے ساتھی کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ وہ اس کے ساتھ بستی میں ٹھہر گیا۔ پندرہ بیس دنوں میں عنبر کا ساتھی ٹکے سیر مٹھائی حلوہ، اور ٹکے سیر بھنا ہوا گوشت کھا کھا کر خوب موٹا

تازہ ہو گیا۔

اب ایسا اتفاق ہوا کہ اس شہر میں کسی غنڈے نے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ وہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ بادشاہ نے اسے پھانسی پر چڑھانے کا حکم دے دیا۔ وہ قاتل ہاتھ باندھ کر بولا:

"بادشاہ سلامت! میں تو بڑا دبلا پتلا آدمی ہوں۔ پھانسی کا رسہ میرے گلے میں پورا نہیں آئے گا۔ اس لیے کسی موٹے تازے صحت مند آدمی کو میری جگہ پھانسی دی جائے تو بہتر رہے گا۔"

بادشاہ نے اسی وقت حکم دیا کہ اس کو چھوڑ دو۔ اور شہر میں جو موٹا تازہ آدمی ہو اسے پکڑ کر پھانسی دے دو۔ سپاہی شہر میں ایسے آدمی کو تلاش کرتے کرتے عنبر کے ساتھی تک پہنچ گئے۔ چونکہ وہ شخص ٹکے سیر حلوہ مٹھائی کھا کھا کر خوب موٹا تازہ اور چکنا چپڑا ہو رہا تھا اس لیے سپاہی اسے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ دیکھ کر خوش ہوا اور بولا:

"یہ آدمی موٹا تازہ ہے۔ اس کو پھانسی چڑھا دو۔"

عنبر نے اپنے ساتھی سے کہا:

"میں نہ کہتا تھا کہ جہاں چھوٹے بڑے اور اچھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑے کی تمیز نہ ہو وہاں نہیں رہنا چاہیے۔ اب
بچے کی سزا بھگت"

وہ آدمی گڑگڑا کر عنبر سے بولا:

"خدا کے لیے میری مدد کرو۔ میں توبہ کرتا ہوں"

عنبر نے اس کے کان میں ایک بات کہی اور خاموش ہو گیا۔ پھر عنبر نے بادشاہ سے کہا:

"بادشاہ سلامت! اس کو پھانسی نہ دو۔ اس کی جگہ مجھے پھانسی دے دو"

عنبر کا ساتھی بولا: "نہیں بادشاہ سلامت! مجھے پھانسی دو۔ خدا آپ کا بھلا کرے۔ مجھے جلدی سے پھانسی دے دو"

بادشاہ بڑا حیران ہوا، بولا:

"لوگ تو پھانسی کے نام سے ڈرتے ہیں اور تم دونوں کو پھانسی پانے کا شوق اتنا ہے۔ آخر یہ بات کیا ہے؟"

عنبر نے کہا: "بادشاہ سلامت! ستاروں کے علم کے حساب سے آج ہزاروں سال کے بعد وہ مبارک گھڑی آئی ہے کہ اس وقت جو کوئی پھانسی پانے گا سیدھا بہشت میں چلا جائے گا"

احمق بادشاہ نے کہا: "اگر یہ بات ہے تو پھر تم دونوں کی جگہ ہم خود پھانسی چڑھیں گے تاکہ سیدھے بہشت میں چلے جائیں"

یہ کہہ کر بادشاہ نے جلاد کو حکم دیا کہ مجھے پھانسی پر چڑھا دو اور اس مجرم کو چھوڑ دو۔ جلاد بادشاہ کو لے کر چلے تو عنبر نے اپنے ساتھی سے کہا:

"اب اس اندھیر نگری سے بھاگ چلو"

اور وہ دونوں اس بستی سے باہر نکل گئے۔

بستی کے باہر انہیں ایک قافلہ مل گیا جو مال لے کر مصر جا رہا تھا۔ عنبر اور اس کا ساتھی قافلے میں شامل ہو گئے۔ مصر پہنچ کر عنبر نے رات ایک سرائے میں بسر کی۔ وہ صبح کو ناگ ماریا کی تلاش میں شہر کے بازاروں میں آ گیا۔ اس وقت چونکہ شہر سے باہر کچھ فاصلے پر دریا کے کنارے امیرزادی کے عالی شان مکان میں تھی اس لیے عنبر کو اس کی خوشبو نہ آئی۔ ماریا کو تو عنبر کی خوشبو آ ہی نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ ایک عام عورت کے روپ میں تھی۔

مگر عنبر کی خوشبو ناگ نے محسوس کر لی تھی جو طلسمی سونے کے سانپ کے اندر قید تھا اور اژدہے اس کی پہرہ داری کر رہے تھے۔ وہ عنبر کو دیکھ نہیں سکتا تھا، کیونکہ ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

صرف جہاں سونے کا سانپ تھا اس کے اردگرد ہی دیکھ سکتا تھا۔ اس سے باہر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ لیکن عنبر کی خوشبو محسوس کر کے اسے بڑی خوشی ہوئی کہ عنبر بھی اس شہر پہنچ گیا ہے۔ ناگ نے سونے کے سامری سانپ کی قید سے نکلنے کے بہت غور فکر کیا مگر اسے کوئی صورت وہاں سے نکلنے کی دکھائی نہیں دیتی تھی۔

سامری کے طلسم نے اسے جکڑ کر رکھ دیا تھا۔

عنبر کو ناگ کی بھی خوشبو نہیں آئی تھی کیوں کہ ناگ بھی شہر سے دور نوکرانی کپال کے مکان کی کوٹھڑی میں پڑا تھا۔ اگر وہ شہر کے اندر ہوتا تو عنبر کو اس کی خوشبو ضرور آ جاتی۔

اُدھر اسی رات ایسا ہوا کہ ابھی امیرزادی شام کا کھانا کھا کر لیٹی تھی کہ نوکرانی کپال نے اس کی بیٹی کنوتی کو بے ہوش کر کے مکار رشتے دار حامیز کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر کیا تاکہ وہ اسے جنگل میں لے جا کر قتل کر ڈالے اور لاش دریا میں بہا دے۔ اس رات آسمان پر بادل چھائے تھے اور لڑکی کنوتی کو قتل کرنے کا بڑا سنہری موقع تھا۔

ماریا بھی اس کی ٹوہ میں تھی۔ چنانچہ جب نوکرانی کپال اپنی چکنی چپڑی باتوں سے معصوم لڑکی کنوتی کو ساتھ لے کر محل سے باہر جانے لگی تو ماریا اس کے پیچھے لگ گئی۔

نوکرانی کپال بڑی ہوشیار عورت تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ ماریا اس کا پیچھا کر رہی ہے۔ چنانچہ اس نے پہلے ماریا کو راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا اور امیرزادی کی بیٹی کو واپس محل میں لے آئی۔

حامیز اندھیرے میں نوکرانی کے پاس آیا کہ کیا ہوا؟ اس نے ارادہ کیوں بدل لیا؟ نوکرانی نے بتایا کہ ماریا نام کی دوسری نوکرانی کو شک پڑ گیا ہے۔ اس لیے پہلے اس کا قتل کیا جانا بہت ضروری ہے۔ رشتے دار حامیز نے کہا،

"یہ کون سی مشکل بات ہے تم اسے کسی طرح بے ہوش کر دو۔ میں اسے اٹھا کر دریا پر لے جا کر ڈبو دوں گا۔"

نوکرانی نے کہا: "میں ماریا کی کوٹھڑی میں جا کر اسے بے ہوش کرتی ہوں تم میرے ساتھ آؤ۔"

حامیز ماریا کی کوٹھڑی کے باہر اندھیرے میں کھڑا ہو گیا۔ نوکرانی نے دروازے پر دستک دی۔ ماریا نے دروازہ کھول کر اندھیرے میں دیکھا اور پوچھا:

"کون ہے؟"

اتنے میں ایک بھاری شے اس کے سر پر پڑی اور ماریا بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ حامیز اندھیرے سے نکل آیا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوا کے اس جھونکے میں اسے ماریا کی بڑی صاف اور تیز خوشبو محسوس ہوئی تھی۔ وہ جلدی سے چھت پر سے نیچے اترا اور دریا کی طرف چلنے لگا۔ خوشبو آنا بند ہو گئی وہ رک گیا۔ ایک بار پھر ہوا کا جھونکا آیا۔ اس میں وہی ماریا کی خوشبو تھی۔ اس سے ظاہر تھا کہ ماریا دریا کی طرف کسی جگہ پر ہے۔ عنبر تیز تیز چلنے لگا۔

دوسری جانب مکار حامیز بے ہوش ماریا کو گھوڑے پر لادے گھوڑا دوڑائے دریا کے کنارے آگے کی طرف جا رہا تھا کہ کسی ویران جگہ پہ پہنچ کر ماریا کے جسم سے پتھر باندھے اور اسے دریا میں پھینک دے۔

عنبر بھی خوشبو کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔ عنبر نے محسوس کیا کہ ماریا کی خوشبو تیز ہو رہی تھی۔ اندھیرے میں اسے کچھ فاصلے پر ایک گھوڑ سوار جاتا نظر آیا۔ ماریا کی خوشبو اسی طرف سے آ رہی تھی۔ عنبر نے بھاگنا شروع کر دیا۔ عنبر کے تھکنے یا سانس چڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس لیے وہ جتنی تیز دوڑ سکتا تھا دوڑ رہا تھا۔

مکار حامیز ایک جگہ دریا کنارے رک گیا۔ وہ گھوڑے پر سے اترا۔ بے ہوش ماریا کو نیچے ریت پر لٹا دیا اور پتھر تلاش کرنے لگا کہ ماریا کے جسم کے ساتھ رسی سے باندھے جائیں۔

اتنی دیر میں عنبر بہت ہی قریب آ چکا تھا۔ اندھیرے میں اس نے دیکھا کہ گھوڑا کھڑا ہے۔ ایک سوار کسی انسان پر جھکا ہوا ہے۔ ماریا کی خوشبو اتنی تیز آ رہی تھی کہ عنبر کو یقین ہو گیا کہ یا تو یہ سوار ماریا ہے اور یا جو آدمی ریت پر پڑا ہے وہ ماریا ہے۔

عنبر سے نہ رہا گیا۔ اس نے قریب پہنچ کر آواز دے دی۔

"ماریا"

مکار حامیز نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ اسے چار قدم کے فاصلے پر ایک نوجوان کھڑا دکھائی دیا جو بالکل نہتا تھا۔ یعنی اس کے ہاتھ میں نہ تلوار تھی۔ نہ خنجر تھا۔ حامیز بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ اسے کوئی شخص اس وقت دیکھ لے جب کہ وہ ایک عورت کو قتل کر رہا ہو۔

حامیز نے خنجر نکال لیا۔ عنبر نے دیکھ لیا کہ ماریا زمین پر بے ہوش پڑی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ آدمی اسے قتل کرنے والا تھا۔ عنبر نے کہا:

"تم جو کوئی بھی ہو حملہ کرنے سے باز آؤ۔ یہ عورت میری بہن ہے۔"

حامیز کے لیے اب اس اجنبی یعنی عنبر کو ہلاک کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ اس نے خنجر پہ پیچھے کی طرف جھک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگائی اور خنجر اس کے سینے میں مارا۔ خنجر بھلا عنبر کا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ اس کے سینے سے ٹکرا کر رہ گیا۔ عنبر نے حامیز کو لات ماری۔ وہ لڑھکنیاں کھاتا پرے جا گرا۔ اُٹھ کر عنبر پر دوبارہ حملہ کیا۔ مگر عنبر نے اس کو گردن سے دبوچ لیا حامیز بار بار عنبر کے پیٹ میں خنجر مار رہا تھا لیکن خنجر اس کے پیٹ سے یوں ٹکرا رہا تھا جیسے کسی پتھر سے ٹکرا رہا ہو۔

عنبر نے حامیز کو گھرتے قد سے اُوپر اٹھا لیا اور ہوا میں زور سے اچھالا۔ حامیز نے فضا میں تین قلابازیاں کھائیں اور دریا میں جا گرا اور غوطے کھانے لگا۔ دریا کی تیز لہریں اسے بہا کر دُور لے گئیں۔

اب عنبر نے ماریا کو اٹھایا اور منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ ماریا کو ہوش آیا تو سامنے اندھیرے میں عنبر کو دیکھ کر بولی:

"عنبر — تم!"

"ہاں ماریا — یہ تمھیں کیا ہو گیا۔ مگر فکر نہ کرو۔ تمھارے دشمن کو میں نے بھگا دیا ہے۔ وہ تمھیں شاید ہلاک کر کے دریا میں پھینکنے والا تھا"

ماریا اٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی:

"کسی نے دروازے پر دستک دی اور پھر میرے

سر پر کوئی بھاری شے آ کر گری اور میں بے ہوش ہو گئی۔"

عنبر نے کہا: "یہ قصہ کیا ہے؟ تم کس جگہ رہتی ہو؟ ناگ اور کیٹی کہاں ہیں؟ تم غائب کیوں نہیں ہو؟"

ماریا بولی: "کیا تمھیں میری خوشبو آئی تھی؟"

"ہاں — تمھاری خوشبو کی وجہ سے تو میں یہاں تک پہنچا ہوں۔"

ماریا نے حیرانی سے کہا:

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں عام حالت میں ہوں میری خوشبو نہیں آ سکتی۔ اگر خوشبو آتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مجھ پر سے جادو کا اثر ختم ہو رہا ہے اور میں پھر سے غائب ہو کر طاقتور بن جاؤں گی۔"

عنبر بولا: "تم پہیلیوں میں باتیں کر رہی ہو ماریا۔ مجھے بتاؤ کہ اصل کہانی کیا ہے؟ تمھارے ساتھ یہ کیسا انقلاب آ گیا کہ تم ظاہر ہو گئیں؟"

ماریا نے کہا: "یہ بڑی لمبی کہانی ہے عنبر بھیا! میرے ساتھ گھر چلو۔ تمھیں ساری کہانی سناتی ہوں۔"

عنبر نے ماریا کو حامیز کے گھوڑے پر بٹھایا اور اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

امیرزادی کے محل کی طرف لے کر چلا۔ جب محل قریب آیا تو ماریا نے عنبر کو شروع سے لے کر آخر تک ساری کہانی سنا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ ناگ سامری کے سونے کے سانپ کے اندر قید ہے۔ اور یہ سونے کا سانپ محل کی نوکرانی کپال نے چرا لیا ہوا ہے اور وہ حامیز سے مل کر امیرزادی کی اکلوتی بیٹی کنوتی کو قتل کرنا چاہتی ہے تاکہ حامیز ساری جائیداد کا مالک بن جائے۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مکار حامیز ہی تھا جس کو میں نے دریا میں پھینکا تھا۔ وہ تو پھر آ جائے گا۔"

"ہاں — وہ آ کر نوکرانی کو بتا دے گا کہ منصوبہ ناکام ہو چکا ہے۔ اب نوکرانی مجھے محل میں ہلاک کروا دے یا زہر دینے کی کوشش کرے گی۔"

"تم اس محل سے باہر آ جاؤ۔ میرے ساتھ چلو۔" عنبر نے کہا۔

ماریا نے جواب دیا: "میں معصوم لڑکی کنوتی کی جان بچانا چاہتی ہوں۔ اگر میں نے امیرزادی کو خبردار کرنا چاہا تو وہ میری بات کا اعتبار نہیں کرے گی۔"

عنبر کہنے لگا: "مگر تم ایک کمزور عورت کے روپ میں

ہو۔ یہ لوگ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

ماریا نے کہا: "میں جانتی ہوں۔ لیکن میں اس بھولی بھالی لڑکی کو ان ظالموں کے حوالے کر کے محل سے نہیں جانا چاہتی۔"

عنبر نے کہا: "ہمیں ناگ کو بھی بچانا ہے۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ نوکرانی کا مکان کہاں ہے؟ اگر اس نے ناگ کے سونے کے سانپ کو اپنے مکان میں چھپا رکھا ہے تو میں وہاں سے اسے نکال لاؤں گا۔"

ماریا بولی: "نوکرانی کا مکان یہاں سے تھوڑی دور دریا کے قریب ایک باغ کے پاس ہے۔ نوکرانی رات کو اپنے مکان پر چلی جاتی ہے۔ مگر آج نہیں گئی ہوگی کیونکہ اسے حامیز کا انتظار ہے کہ وہ محل میں واپس آ کر اسے میری موت کی خوش خبری سنائے اور پھر وہ کنوتی کو اغوا کر کے اس کے حوالے کر دے۔"

عنبر نے کہا: "پھر تم میرے ساتھ چلو۔ ہم نوکرانی کپال کے گھر میں جا کر سونے کے اس سانپ کو برآمد کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں ناگ قید ہے۔ واپسی پر ہم امیرزادی کی بیٹی کو بھی بچانے کی کوشش کریں گے۔ اس وقت تمہارا اکیلی کا محل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں جانا ٹھیک نہیں۔"

عنبر نے ماریا کو گھوڑے پر بٹھایا اور وہ نوگرانی کے مکان کی طرف چل پڑے۔ ماریا نے ایک بار نوگرانی کا مکان دیکھا ہوا تھا۔ اس مکان پر اندھیرا چھایا تھا۔ یہ ایک منزلہ مکان تھا جس کے دروازے پر تالا پڑا تھا۔ عنبر نے جاتے ہی تالے کو توڑ ڈالا۔

کوٹھڑی کے صندوق میں بند ناگ کو اب عنبر کی بھی تیز خوشبو آنے لگی۔ وہ بے چین ہو گیا۔ مگر سونے کے سانپ کے اندر قید ہونے کی وجہ سے وہ باہر نہیں نکل سکتا تھا اور اب تو کوئی دوسرا اس کی آواز بھی نہیں سُن سکتا تھا۔ عنبر اور ماریا مکان کے اندر آ گئے۔ پھر انہوں نے ایک کوٹھڑی میں صندوق پڑا دیکھا۔ عنبر نے صندوق کا تالا توڑ کر اسے کھولا تو اس کے نیچے کپڑوں میں سونے کا ایک چھوٹا سا سانپ پٹا پڑا رکھا تھا۔ ماریا نے کہا:

"یہی ہے وہ سامری کا سونے کا طلسمی سانپ۔ اسی کے اندر ناگ قید ہے۔"

ناگ نے اندر سے آواز دی۔ "عنبر! ماریا ٹھیک کہتی ہے۔ میں اس سانپ کے اندر قید ہوں۔"

مگر عنبر کو نہ تو ناگ کی خوشبو آئی اور نہ اس کی آواز

ہی سنائی دی۔ ماریا نے محسوس کیا کہ اسے بھی ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ یہ ایک اور تبدیلی ہو گئی تھی۔ عنبر نے چھوٹے سے سونے کے سانپ کو دیکھ کر کہا:

"یقین نہیں آتا ماریا کہ ناگ اس کے اندر بند ہے۔"

ناگ نے اندر سے آواز دی:

"میں اس کے اندر ہوں عنبر۔ میں اس کے اندر ہوں۔"

لیکن عنبر اور ماریا میں سے کسی نے بھی ناگ کی آواز نہیں سُنی۔

ماریا نے عنبر سے کہا:

"عنبر بھائی کیا تمہیں میری بات کا بھی یقین نہیں؟ ناگ اسی سانپ کے اندر بند ہے اور وہ مجھ سے باتیں کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں سے اس کی آواز نہیں آ رہی تھی اور اب اس کی خوشبو آنا بھی بند ہو گئی ہے۔ لگتا ہے ناگ ہم سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ ہمیں اس کے لیے کچھ کرنا ہو گا۔"

عنبر نے سانپ کو جیب میں رکھ لیا اور کہا:

"پہلے یہاں سے باہر نکلو۔ پھر ناگ کے بارے میں بھی سوچ لیں گے۔ میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ناگ اسی سانپ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر نہیں ہے۔"

ماریا بولی: "میں بھی دھوکہ نہیں کھا سکتی۔ میری آنکھوں کے سامنے ناگ نے فرعون کے ماتھے پر لگے ہوئے اس سونے کے سانپ کو ہاتھ لگایا تھا اور روشنی کا ایک غبار سا نکلا اور پھر ناگ غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ناگ نے مجھے سانپ کے اندر سے آواز دے کر بتایا کہ میں سانپ کے اندر قید ہو چکا ہوں۔"

عنبر نے کہا: "خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اگر ایسا ہے تو ہم ناگ کو سونے کے سانپ سے باہر نکالنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اب یہاں سے چلو۔"

وہ دونوں نوکرانی کے مکان سے باہر نکل آئے۔ عنبر نے ماریا کو پہلے اپنی وہ سرائے دکھائی جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ پھر اسے امیرزادی کے محل کے باہر اتارا اور واپس آ گیا۔ صبح تک حامیز واپس نہ آیا تو مکار نوکرانی کو پریشانی ہوئی۔ اب جو اس نے ماریا کو محل میں کام کرتے دیکھا تو اور زیادہ پریشان ہو گئی کہ یہ کیسے زندہ بچ گئی؟ حامیز کہاں ہو گا؟ اس نے ماریا سے کوئی بات

نہ کی اور یہ سوچ کر خاموش ہو رہی کہ حامیز خود ہی لے آ کر بتا دے گا کہ قصہ کیا ہوا ہے۔

اسی روز شام کے وقت حامیز آ گیا۔ اس نے چھپ کر نوکرانی سے ملاقات کی اور اسے بتایا کہ ایک بہت ہی طاقتور آدمی نے ماریا کو بچا لیا اور مجھے اچھال کر دریا میں پھینک دیا۔

"بڑی مشکل سے جان بچا کر آیا ہوں۔ وہ آدمی تو مجھے کوئی جادوگر لگتا ہے۔ اس پر میرے خنجر کے وار کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔"

نوکرانی کپال اپنی تیز آنکھوں سے حامیز کو دیکھ رہی تھی کہنے لگی:

"اس وقت تو وہ جادوگر محل میں ماریا کے پاس نہیں ہے۔ میں آج خود ہی ماریا کا کام تمام کر دوں گی۔ اب تو اس کا ساتھی ہمارا گواہ بن گیا ہے۔ وہ ماریا کو بھی یہ بات بتا دے گا اور ہم پر مصیبت آ جائے گی۔ تم اس کے ساتھی کو شہر میں تلاش کر کے موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کرو۔ میں ماریا کو ٹھکانے لگاتی ہوں۔"

حامیز بولا: "میں اس آدمی کی شکل پہچان سکتا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر اس کو ہلاک کرنے کے لیے مجھے کسی جادوگر کی مدد لینی پڑے گی۔ اسے کسی طلسم سے ہلاک کرنا پڑے گا۔"

نوکرانی نے کہا "چاہے جو کچھ کرو مگر اسے ہر حالت میں ٹھکانے لگا دو نہیں تو تم اس محل کے مالک نہ بن سکو گے۔"

حامیز وہاں سے چلا گیا۔ نوکرانی کپال نے ابھی تک مکان کا صندوق نہیں دیکھا تھا۔ وہ اپنے گھر نہیں گئی تھی اسے خبر نہیں ہوئی تھی کہ اس کا سونے کا قیمتی سانپ بھی چوری ہو گیا ہے۔

ماریا بھی چوکنی ہو گئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ نوکرانی اب اس پر وار کرے گی۔ ماریا رات کو امیرزادی کے کمرے میں گئی۔ اس نے اسے نوکرانی کی خونی سازش کے بارے میں سب کچھ بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ جب ماریا نے امیرزادی کو ساری بات بتائی اور کہا کہ نوکرانی اس کے رشتے دار حامیز سے مل کر اس کی بیٹی کنول کو قتل کرنے کی سازش کر رہی ہے تو امیرزادی گہری سوچ میں ڈوب گئی۔ کہنے لگی:

"مجھے پہلے ہی اس پر شک ہوا تھا۔ خیر، تم فکر نہ کرو۔ میں اپنی بیٹی کو آج ہی سمرقند اپنی ایک گہری سہیلی کے گھر بھیج دیتی ہوں۔"

ماریا نے کہا: "مگر بیگم صاحبہ۔ نوکرانی کپال کو معلوم نہ ہو کہ کنول سمرقند ہو گئی ہے۔"

امیرزادی نے کہا: "ماریا! تم فکر نہ کرو۔ اس کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں چلے گا۔"

اس کے بعد امیرزادی نے ماریا کا شکریہ ادا کیا۔

امیرزادی بڑی سمجھ دار عورت تھی۔ غلام اس کے اشارے پر چلتے تھے۔ اس نے راتوں رات بڑے خفیہ طریقے سے محل کے پچھلے دروازے سے اپنی بیٹی کو ایک قابل اعتبار غلام کے ہاتھ ملک سمرقند کی طرف روانہ کر دیا۔ صبح اٹھ کر جب نوکرانی نے دیکھا کہ کنول محل میں نہیں ہے تو اسے فکر ہوئی اس نے امیرزادی سے باتوں ہی باتوں میں پوچھا تو اس نے کہا:

"میں نے اسے صحت افزا مقام پر بھیج دیا ہے۔ کچھ دنوں سے اس کی صحت ٹھیک نہیں رہتی تھی۔"

اس سے زیادہ نوکرانی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔

وہ رات ماریا نے بڑی چوکس ہو کر گزاری تھی اور نوکرانی اس پر حملہ نہیں کر سکی تھی۔ اب جب اس نے دیکھا کہ کنول کی زندگی محفوظ ہو گئی ہے تو وہ امیرزادی کے محل سے نکل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر سیدھی عنبر کے پاس سرائے میں آ گئی۔

"اب میں واپس اس محل میں نہیں جاؤں گی۔"

اس نے عنبر کو بتا دیا کہ امیرزادی کی بیٹی کی زندگی بچ گئی ہے اور اس کے راز فاش کر دینے پر امیرزادی نے بچی کو یہاں سے ہزاروں کوس دور ملک سمرقند بھجوا دیا ہے۔

"میرا فرض پورا ہو گیا ہے۔ اب وہ جانے اور اس کا کام جانے۔"

عنبر بولا: "یہ تو ٹھیک ہے مگر وہ جامیز کا بچہ میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔"

"کیا وہ بچ کر آ گیا ہے؟"

"ہاں۔ میں نے اسے دیکھا ہے۔ میرا خیال ہے وہ مجھے اپنے اقدام قتل کا عینی گواہ سمجھ کر راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔"

ماریا نے کہا: "کیا اسے معلوم نہیں کہ تم طاقت میں اس سے کہیں زیادہ ہو؟"

"میرا خیال ہے وہ یہ بات اچھی طرح سے جانتا ہے۔ پھر بھی وہ اس کوشش میں لگا ہے۔ شاید وہ کسی جادوگر سے ملنے کی تاک میں ہے۔ کیونکہ میں نے اسے مندر سے نکلتے دیکھا تھا اور جادوگر

مندر میں ہی رہتے ہیں۔"

ماریا کہنے لگی: "وہ جائے جہنم میں۔ میرا خیال ہے ہم ناگ کے سونے کے سانپ کو لے کر یہاں سے آگے روانہ ہوتے ہیں۔"

"اچھا خیال ہے۔" عنبر نے کہا۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ پتھر بن گیا

عنبر اور ہادیا مصر سے نکلنے کی تیاریاں کرنے لگے۔

دوسری طرف مکار حامیز نے مصر کے سب سے بڑے مندر کے جادوگر سے ملاقات کی۔ اسے دولت کا لالچ دے کر عنبر کو ہلاک کرنے کے سلسلے میں کوئی طلسم طلب کیا۔ جادوگر نے حامیز کو ایک تعویذ دیا اور کہا:

”اس تعویذ کو جلا کر اس کی راکھ کسی طرح اس آدمی کے جسم پر چھڑک دو جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ اس میں زبردست طاقت ہے پھر دیکھنا کہ اس کی ساری طاقت کہاں چلی جاتی ہے۔“

حامیز بڑا خوش ہوا۔ تعویذ گھر لا کر اس نے جلا ڈالا۔ اس کی راکھ کی پڑیا باندھ کر جیب میں رکھی اور عنبر کی تلاش میں سرائے کی طرف چل دیا۔ اس نے عنبر کو اسی سرائے میں جاتے دیکھا تھا۔ وہ سرائے کے سامنے ایک دیوار کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہے کہ عنبر

اور ہادیا سرائے میں داخل ہو رہے ہیں۔ حامیز ہوشیار ہو گیا۔ وہ خود جا کر عنبر کے جسم پر جادو کی راکھ نہیں چھڑک سکتا تھا۔ سرائے کا ایک لڑکا جو نوکر تھا ایک طرف سرائے کے دروازے پر کھڑا تھا۔ حامیز نے اسے پاس بلا کر سونے کا ایک سکہ دیا۔ لڑکا سونے کا سکہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑا۔ حامیز نے کہا:

”میں تمہیں اسی قسم کا سونے کا ایک اور سکہ دوں گا۔ مگر تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا۔“

لڑکے نے جلدی سے کہا: ”کام بتائیں جناب۔ میں سونے کا دوسرا سکہ حاصل کرنے کے لیے درخت سے بھی چھلانگ لگا سکتا ہوں۔“

حامیز نے کہا: ”ابھی ابھی ایک لڑکی اور ایک نوجوان اندر گئے ہیں۔ تم نے انہیں دیکھا ہے؟“

حامیز بولا: ”یہ لو پڑیا۔ اس کے اندر راکھ ہے۔ اس راکھ کو اس نوجوان عنبر کے جسم پر چھڑک کر واپس آ جاؤ اور سونے کا دوسرا سکہ بھی حاصل کر لو۔ مگر یاد رکھو۔ اگر تم نے یہ راکھ پھینک دی تو مجھے جادو کے ذریعے پتہ چل جائے گا اور میں تمہیں سونے کا سکہ نہیں دوں گا۔“

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکا بڑا چالاک تھا۔ بولا: "فکر نہ کریں جناب۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ میں ابھی یہ کام کرکے واپس آتا ہوں۔ آپ سونے کا سکہ تیار رکھیں۔"

ماریا اور عنبر کوٹھڑی میں ہی تھے۔ ماریا اپنے کپڑے درست کر رہی تھی۔

"کم بخت اب مجھے ہر کام عام عورتوں کی طرح کرنا پڑتا ہے خدا جانے کب غائب ہوں گی اور کب مجھے اس مصیبت سے نجات ملے گی۔"

عنبر نے مسکرا کر کہا: "چلو کچھ دیر یہ تجربہ بھی حاصل کر لو۔ آخر تم عورت ہی تو ہو۔"

"مگر عنبر بھائی۔ اتنی دیر سے غائب ہوں کہ اب ظاہر ہو کر زندگی بسر کرنا بھول گئی ہوں۔ یہ لو میری چادر نہیں ہے۔"

عنبر نے کہا: "میں نے باہر سوکھنے کے لیے ڈال دی تھی جا کر لے آؤ۔ میں لا دوں؟"

"نہیں نہیں۔ میں خود لے آتی ہوں۔"

یہ کہہ کر ماریا کوٹھڑی سے باہر نکل گئی۔ چالاک لڑکا اسی انتظار میں ایک طرف چھپ کر کھڑا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ عنبر اکیلا رہ گیا ہے تو وہ سرہانے کے برتن لینے

کے بہانے اندر داخل ہو گیا۔ عنبر بستر پر جھکا اپنی چادر ٹھیک کر رہا تھا۔ چالاک لڑکے نے جلدی سے پڑیا کھول کر اس کی راکھ عنبر کے جسم پر پھینکی اور باہر کو بھاگ گیا۔

پہلے تو عنبر کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ یہ لڑکا یک دم سے کیوں اٹھ بھاگا ہے۔ لیکن اچانک اسے اپنا سارا بدن پتھر کا محسوس ہونے لگا۔ پھر اسے کچھ ہوش نہ رہا اور وہ دھڑام سے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ گرتے ہی اس کے دونوں بازو غائب ہو گئے۔ پھر دونوں ٹانگیں غائب ہو گئیں۔ اس کے بعد اس کا سینہ، پیٹ اور سر بھی غائب ہو گیا۔ اس کی جیب میں ناگ کا جو سونے کا سانپ پڑا تھا۔ اس پر جادو کی اس زبردست راکھ کا یہ اثر ہوا کہ وہ [illegible] کے صندوق میں سے نکل کر سانپ کے جسم میں آ گیا۔ اس پر پہرہ دینے والے اژدہا بھی غائب ہو گئے تھے۔ اب اسے ماریا کی خوشبو آ رہی تھی۔"

ماریا چادر لیے کوٹھڑی میں آئی تو عنبر کو غائب پایا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا کہ عنبر کہاں چلا گیا۔ پھر اسے ناگ کی آواز آئی:

"ماریا! میں پلنگ کے پائے کے قریب پڑا ہوں۔"

ماریا نے پلٹ کر دیکھا۔ تو ناگ جس سونے کے چھوٹے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ میں قید تھا وہ پلنگ کے پائے کے پاس گرا تھا۔ وہ حیران ہوئی کہ ناگ کی آواز اسے کیسے سنائی دی۔ وہ بولی:

"ناگ! عنبر ابھی یہاں تھا۔ کہاں چلا گیا۔ میں تمہاری آواز بھی سن رہی ہوں۔ یہ کیا چکر چل گیا ہے؟"

ناگ کی کمزور سی آواز آئی:

"ماریا، عنبر پر کسی جادوگر نے بڑا زبردست وار کیا ہے جس کے اثر سے وہ پتھر کا بت بن کر غائب ہو گیا ہے مگر اس جادو کے اثر سے میں آدھے سے زیادہ آزاد ہو کر سانپ کے اندر آگیا ہوں اب تم ایسا کرو کہ میرے سونے کے پھن کو اپنی انگلی سے چھوؤ مجھے یقین ہے کہ میں پھر سے اپنی اصلی حالت میں آ جاؤں گا ڈرو نہیں۔"

ماریا نے سونے کے سانپ کے چھوٹے سے پھن پر انگلی رکھ دی۔ انگلی کے رکھتے ہی شوں شڑپ کی آواز آئی اور سونے کے سانپ کی جگہ ایک سیاہ سانپ نظر آنے لگا۔ ناگ نے کہا:

"ماریا! ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔"

"یہ کیا ناگ؟ عنبر بھی واپس نہیں آیا۔"

"ماریا، عنبر کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ طلسمی راکھ نے اسے کہاں پہنچا دیا ہے۔ بہرحال میں نے اسے پتھر بن کر گرتے اور پھر غائب ہوتے دیکھا تھا۔ مگر میرے ساتھ یہ مشکل بن گئی ہے کہ میں سوائے سانپ کے اور کسی شکل میں نہیں آ سکتا۔"

ماریا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"میرے خداوند! یہ کیا ہو گیا۔ ناگ! کوشش کرو۔ سانس کھینچ کر چھوڑو۔ شاید تم انسانی صورت میں آ جاؤ۔"

ناگ نے کہا: "میں تمہارے کہنے سے پہلے ہی کئی بار کوشش کر چکا ہوں مگر بار بار سانپ ہی رہتا ہوں۔ کسی دوسری شکل میں نہیں آتا۔ جو طلسمی راکھ عنبر پر پھینکی گئی ہے، کسی بڑے ماہر جادوگر نے اس پر طلسم پھونکا تھا۔"

"مگر راکھ کون پھینک گیا؟" ماریا نے پوچھا۔

"سرائے کا ایک لڑکا اندر آیا تھا۔" ناگ نے کہا۔

ماریا نے غصے میں کہا: "میں اس لڑکے سے بدلا لوں گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نہیں ماریا۔ بدلہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اس سے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ راکھ اسے کس جادوگر نے دی تھی۔ تم ایسا کرو۔ باہر جا کر پتہ کرو کہ وہ لڑکا کہاں ہے۔"

ناگ نے ماریا کو لڑکے کا حلیہ بتا دیا۔ ماریا نے کہا:
"میں اس لڑکے کو جانتی ہوں۔ میں نے اسے یہاں دیکھا تھا۔"

یہ کہہ کر ماریا کوٹھڑی سے باہر آئی اور دیکھا کہ وہی لڑکا برتن صاف کر رہا ہے۔ ماریا اسے ایک طرف لے گئی اور چاندی کا ایک سکہ دے کر اس سے پوچھا کہ اس نے جو راکھ عنبر پر چھڑکی تھی وہ اسے کس نے دی تھی؟ لڑکا گھبرا گیا۔ مگر چاندی کا سکہ جلدی سے جیب میں ڈال کر بولا:

"مجھے ایک آدمی نے دیا تھا۔ وہ اب چلا گیا ہے۔ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔"

ماریا نے جب لڑکے سے اس آدمی کا حلیہ پوچھا تو وہ ہو بہو نوکرانی کے سازشی ساتھی حامیز کا تھا۔ ماریا اب لڑکے کو کیا کہہ سکتی تھی۔ واپس کوٹھڑی میں آ گئی اور ناگ کو بتایا کہ یہ کام حامیز نے کیا ہے جو عنبر کو ہلاک کرنا چاہتا

تھا۔ ماریا نے ناگ کو ساری خونی سازش کا قصہ سنایا اور کہا:
"اس نے کسی جادوگر سے یہ راکھ لی ہو گی۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ عنبر ویسے ہلاک نہیں ہو سکتا۔"

ناگ نے کہا: "حامیز ضرور ابھی سرائے کے آس پاس ہی ہو گا۔ وہ عنبر کا انجام معلوم کرنا چاہتا ہو گا۔ اسے تلاش کرو۔ مجھے اٹھا کر اپنے رومال میں لپیٹ لو۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

ماریا نے سانپ ناگ کو ایک رومال میں لپیٹا اور باہر آ گئی۔

حامیز کچھ فاصلے پر درختوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور یہ پتہ کرنا چاہتا تھا کہ اس کی طلسمی راکھ چھڑکنے کے بعد عنبر پر کیا گزری تھی۔

حامیز نے ماریا کو اکیلے باہر نکلتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ عنبر مر چکا ہے اور کوٹھڑی میں اس کی لاش پڑی ہو گی۔ ماریا بھی حامیز کی تلاش میں سرائے کے پیچھے درختوں کی طرف چلی۔ اس کے جاتے ہی حامیز تیزی سے سرائے کے اندر داخل ہو گیا اور لڑکے کو ساتھ لے کر عنبر کی کوٹھڑی میں پہنچا۔ وہاں عنبر موجود نہیں تھا۔ اس کی لاش بھی نہیں تھی۔

حامیز نے لڑکے سے پوچھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم نے جب راکھ چھڑکی تھی تو کیا ہوا تھا؟"

لڑکا بولا: "جناب۔ مجھے کچھ معلوم نہیں، لیکن میں نے عنبر پر راکھ ضرور چھڑک دی تھی۔ پھر میں بھاگ کر باہر چلا گیا تھا۔"

حامیز کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عنبر کو زمین کھا گئی یا آسمان نے نگل لیا ہے۔ وہ کہاں چلا گیا۔ اگر مر گیا ہے تو اس کی لاش کہاں ہے؟ ماریا اکیلی کس کی تلاش میں باہر نکل گئی۔ حامیز نے لڑکے کو بھگا دیا اور خود کوٹھڑی کی ایک ایک شے کو غور سے دیکھنے لگا کہ کہیں طلسمی بڑھیا نے عنبر کو چھوٹا سا آدمی یا کوئی بت تو نہیں بنا دیا۔

ادھر ناگ نے ماریا سے کہا:

"مجھے لگتا ہے کہ حامیز تمہاری کوٹھڑی میں ہے۔ چلو واپس سرائے میں چلو۔"

ماریا وہیں سے واپس مڑی اور تیز تیز چلتی سرائے میں آ گئی۔ جونہی وہ کوٹھڑی میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ وہاں حامیز موجود تھا اور کوٹھڑی کی تلاشی لے رہا تھا۔ اس نے ماریا کو دیکھا تو بولا:

"ماریا! تم لوگ اپنی ہار مان لو۔ میرے طلسم نے تمہارے عنبر کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ اب تم میرے رحم و

کرم پر ہو۔ تم اس بار اپنی مدد کے لیے عنبر کو نہیں بلا سکتی ہو۔"

ماریا نے کہا: "حامیز! تم اپنے ناپاک ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو گے۔ بے گناہ کنول تمہارے چنگل سے نکل کر جا چکی ہے۔ میں بھی جا رہی ہوں مگر تمہیں یہ بتانا ہو گا کہ تم نے جادو کی راکھ کس جادوگر یا ساحر سے حاصل کی تھی۔ اگر تم مجھے یہ بات بتا دو تو میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ تمہاری جان بخشی کرا دوں گی۔"

حامیز نے قہقہہ لگایا اور بولا:

"اس وقت تم خود میرے رحم و کرم پر ہو۔ تم میری جان بخشی کیا کرو گی۔"

اور حامیز نے کوٹھڑی کا دروازہ اندر سے بند کر کے چٹخنی لگا دی اور جیب سے چمکتا ہوا خنجر نکال لیا۔ ماریا کو ناگ کی آواز آئی:

"مجھے ماریا زمین پر پھینک دو۔"

ماریا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رومال فرش پر پھینک دیا۔ رومال میں سے پھنکار کی آواز نکلی۔ حامیز ڈر کر پیچھے ہٹا۔ رومال میں سے سیاہ رنگ کا ایک سانپ فضا میں اچھلا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور ایک سیکنڈ میں اس نے حامیز کی گردن کے گرد کنڈلی مار کر اپنا پھن اس کے منہ کے پاس لے جا کر ہلکی ہلکی پھنکاریں مارنے لگا۔

حامیز کے جسم کی ساری طاقت جیسے ختم ہو کر رہ گئی تھی۔ ماریا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر نیچے گرا دیا۔ ناگ نے ماریا سے کہا:

"اس سے پوچھو کہ اس نے طلسمی سفوف کس جادوگر سے حاصل کیا تھا۔"

ماریا نے ایک بار پھر حامیز سے وہی سوال کیا اور کہا:

"کیا اب بھی نہیں بتاؤ گے کہ طلسمی سفوف کس جادوگر نے تمہیں دیا تھا؟"

"اگر میں بتا دوں تو کیا میری جان بخش دی جائے گی؟"

حامیز نے کپکپاتی لرزتی آواز میں پوچھا۔ ناگ نے کہا:

اسے کہو کہ اس کی جان بخش دی جائے گی۔ ماریا نے یہی بات دہرا دی۔ اس پر حامیز نے کہا:

"مجھے یہ طلسمی سفوف مندر کے بڑے ساحر نے دیا تھا تاکہ عنبر کو ہلاک کیا جا سکے۔ کیوں کہ ویسے وہ میرے قابو میں نہیں آتا تھا۔"

ماریا نے کہا: "اگر میں تم سے وعدہ نہ کرتی تو

یہ سانپ اسی وقت تمہیں ہلاک کر دیتا۔ کر یاد رکھو۔ اگر تم نے امیر زادی کی بیٹی کنوتی کے بارے میں پھر کبھی برا خیال کیا یا اس کے خلاف کوئی سازش کی تو یہی سانپ تم جہاں کہیں بھی ہو گے، آ کر تمہیں ڈس دے گا۔"

پھر اس نے ناگ سے کہا:

"ناگ بھیا! اسے چھوڑ دو۔"

ناگ اس کی گردن سے نیچے اتر آیا۔ ماریا نے کڑک کر کہا:

"دفع ہو جاؤ میری آنکھوں کے سامنے سے۔"

اور حامیز سر پہ پاؤں رکھ کر وہاں سے بھاگ گیا۔

اس کے جاتے ہی ناگ بولا:

"ماریا! مجھے اپنے ساتھ بڑے مندر لے چلو۔ تم مندر کے بڑے ساحر سے معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ اس کے طلسم کا کیا توڑ ہو سکتا ہے۔"

ماریا نے کہا: "وہ مجھے کبھی نہیں بتائے گا۔ یہ راز معلوم کرنے کے لیے ہمیں کوئی چال چلنی ہو گی اور ساحر کا اعتماد حاصل کر کے اس سے طلسمی سفوف کا توڑ دریافت کرنا ہو گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کہنے لگا۔ کاش میں اپنی شکل بدل سکتا۔

ماریا بولی: مگر ناگ بھیا۔ عنبر ہمارے درمیان نہیں ہے۔ اگر ہم نے اس پر کیے گئے طلسم کا توڑ دریافت بھی کر لیا تو ہمیں کیا فائدہ ہو گا؟

ناگ نے جواب دیا: تم ٹھیک کہتی ہو۔ عنبر اس وقت ہمارے درمیان نہیں ہے۔ مگر وہ جہاں کہیں بھی ہے۔ یہ ہمیں اس جادوگر سے ہی معلوم ہو گا، اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس طلسم کے توڑ کو دریافت کریں اور پھر ہم عنبر کی تلاش میں نکلیں گے۔

ماریا نے پوچھا: میں مندر کے ساحر کے پاس اگر اس شکل میں گئی تو ظاہر ہے وہاں حامیز بھی پہنچ جائے گا اور وہ مجھے پہچان لے گا۔

ناگ بولا: ہم نے مکار حامیز کو ہلاک نہ کر کے سخت غلطی کی ہے عنبر۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ شہر سے باہر اسی اہرام میں جا کر میرا انتظار کرو جہاں فرعون کی لاش پڑی ہے۔ جب تک میں نہ آؤں تم وہاں سے باہر مت آنا۔

ماریا نے کہا: ایک تو مجھے اس اہرام سے ڈر لگتا ہے دوسرے میں وہاں کھاؤں گی کیا؟ پانی کہاں سے پیوؤں گی تم شاید بھول گئے ہو کہ میں وہ غیبی ماریا نہیں بلکہ ایک کمزور اور عام عورت ہوں۔

ناگ نے کچھ سوچ کر کہا: کھانے کے لیے کچھ چیزیں لے جاؤ۔ باقی میں اس علاقے کے سانپ کو حکم دوں گا وہ تمہارا خیال رکھے گا۔ پانی بھی وہ تمہیں پہنچا دیا کرے گا۔ سانپوں کو پتہ ہوتا ہے کہ زمین کے اندر کہاں پانی چھپا ہوا ہے۔ چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں اہرام میں۔

ماریا نے ناگ کو رومال میں لپیٹ لیا اور اہرام مصر کی طرف روانہ ہو گئی۔

رات کے اندھیرے میں وہ اہرام میں پہنچ گئے۔ ناگ نے اسی وقت اس علاقے کے ایک بڑے سانپ کو طلب کر کے پوچھا کہ یہاں کھانے پینے کو کیا کچھ مل سکتا ہے۔ بڑے سانپ نے کہا:

عظیم ناگ! میں صحرا کی جھاڑیوں سے ایک سفید پھل من لا کر دے سکتا ہوں جو میٹھا ہوتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور بڑی طاقت دیتا ہے۔ پینے کے لیے یہاں اہرام کے پیچھے میں ایک سوراخ بنا دوں گا اس کے اندر زمین میں ایک چشمہ بہتا ہے۔ اس چشمے کا پانی باہر اُبلنے لگے گا۔ آپ اس سے پیاس بجھا سکتے ہیں۔"

ناگ نے کہا: "سنو! ماریا میری بہن ہے۔ میں ایک ضروری کام کے لیے چند روز کے لیے یہاں سے کہیں جا رہا ہوں۔ تمہیں ماریا کی حفاظت کرنی ہو گی۔"

بڑے سانپ نے سر جھکا کر کہا:

"عظیم ناگ آپ کی بہن ماریا کے لیے ہماری جان بھی حاضر ہے۔ آپ بے فکر ہو کر جایئے۔ ماریا بہن کے کھانے پینے اور حفاظت کی ذمے داری ہماری ہے۔"

ناگ نے بڑے سانپ کو رخصت کیا۔ اور ماریا سے پوچھا:

"کیا اب تو تمہیں ڈر نہیں لگے گا؟"

"مگر تم زیادہ دیر نہ لگانا ناگ بھیا۔ میں اکیلی یہاں گھبرا جاؤں گی۔"

ناگ نے کہا: "میں بہت جلد طلسمی سفوف کا راز لے کر واپس آ جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر ناگ ماریا کے رومال کے اندر سے رینگ کر نکلا اور اہرام کے تاریک اور پرانے کھنڈر نما دروازے سے باہر چلا گیا اور صحرائی دہشت میں رات کی تاریکی نے اسے اپنی چادر میں لے لیا۔

ناگ پوری رفتار سے رینگتا ہوا شہر کی دیوار کے پاس پہنچا اور مندر کی جانب سے اس کے اندر داخل ہو گیا۔ ناگ کو ایک خطرہ یہ بھی تھا کہ مندر کا بڑا جادوگر یا ساحر تجربہ کار جادوگر ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسے اپنے طلسم کے ذریعے پتہ چل جائے کہ ناگ اصل میں ایک انسان ہے جو سانپ کی شکل میں اس کے پاس آ گیا ہے۔ پھر ہو سکتا تھا کہ جادوگر ناگ کو بھی اپنے طلسم میں قید کر لے۔ اس لیے ناگ سیدھا مندر کے بڑے ساحر کے پاس جانے کی بجائے وہاں کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ مندر میں کہیں اندھیرا اور کہیں روشنی تھی۔ پوجا نہیں ہو رہی تھی۔ مندر کے ملازم اور پجاری اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں سو رہے تھے۔ ناگ چونکہ اپنی شکل تبدیل نہیں کر سکتا تھا اور صرف سانپ کی شکل میں ہی رہنے پر مجبور تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس لیے وہ بڑی احتیاط سے کام لے رہا تھا۔ وہ کسی کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا کہ اگر کسی نے اسے دیکھ لیا تو وہ پکڑ لیا جائے گا یا اسے ہلاک کر دیا جائے گا چنانچہ ناگ چھت کے ساتھ لگا رینگتا ہوا مندر میں برآمدے کے اوپر چلا جا رہا تھا۔

ایک جگہ اسے دو انسانی سائے دکھائی دیئے جو سورج دیوتا کے بڑے بُت کے پیچھے کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ناگ رینگتا ہوا ان کے اوپر چھت پر ایک طرف اندھیرے میں ہو کر انہیں دیکھنے لگا۔ ان میں سے ایک مکار جامیز تھا۔ دوسرا مندر کا کوئی پجاری لگتا تھا۔ ناگ ان کی گفتگو سننے لگا۔

جامیز کہہ رہا تھا: "میں نے عنبر کو غائب ہوتے نہیں دیکھا۔ مگر مجھے لڑکے نے بتایا تھا کہ جب سفوف اس پر چھڑکا گیا تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور پھر غائب ہو گیا۔ تم نے سفوف دیا تھا۔ تم بتاؤ کیا وہ زندہ ہے یا غائب ہو کر مر گیا ہے؟"

ناگ سمجھ گیا کہ دوسرا شخص مندر کا جادوگر پجاری ہے وہ بولا:

"تمہارا دشمن عنبر غائب ہونے کے بعد پتھر کا

بُت بن کر یہاں سے دور سمندر میں ایک چٹان کے اندر ہمیشہ کے لیے دفن ہو گیا ہے میرا جادو بھی اسے مار نہیں سکتا تھا لیکن میں نے اسے پتھر بنا دیا ہے اور اب وہ ہمیشہ پتھر کا بن کر چٹان کے اندر پڑا رہے گا۔ تمہارے لیے وہ مر چکا ہے۔"

جامیز نے کہا: "مگر جس لڑکی کو میں قتل کرنا چاہتا تھا اسے اس کی ماں نے کسی خفیہ جگہ پر پہنچا دیا ہے۔ کیا تم اپنے طلسم کے زور سے بتا سکتے ہو کہ وہ کس جگہ پر ہے؟"

بڑے ساحر نے کہا: "میں وہ بھی تمہیں حساب لگا کر بتا دوں گا مگر اس کے لیے میں الگ سونے کے ایک ہزار سکے لوں گا۔"

جامیز بولا: "وہ میں تمہیں دے دوں گا۔ کیا تم کل شام تک مجھے اپنا جادو کا حساب لگا کر بتا سکو گے؟"

بڑے ساحر نے کہا: "وہ میں تمہیں اس وقت بھی بتا سکتا ہوں۔"

جامیز نے کچھ پریشان سا ہو کر کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عظیم جادوگر — اگرچہ تم نے عنبر کو پتھر بنا دیا ہے مگر مجھے پھر بھی اس سے خوف محسوس ہوتا ہے کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ وہ چٹان کے غار سے نکل کر مجھے ہلاک کر دے گا؟ کیا وہ دوبارا زندہ نہیں ہو سکتا؟"

بڑا ساحر مسکرایا: "اس کا دوبارا زندہ ہونا بہت مشکل ہے۔ یہاں سے ایک ہزار کوس دور سمندر میں ایک جگہ کالی چٹانوں کی کھاڑی ہے۔ وہاں ہر چاند کی چودھویں رات کو تین نوکیلی چٹانوں کے درمیان سمندر میں ایک حسین عورت کا خوبصورت ہاتھ باہر نکلتا ہے۔ اس کی ہتھیلی پر زمرد کے سبز رنگ کا ایک انگور ہوتا ہے۔ یہ ہاتھ ایک پل کے لیے باہر آتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی انسان وہاں پہنچ کر اس ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا ہوا انگور اٹھانے میں کامیاب ہو جائے تو وہ اس انگور کے دانے کو لے کر اس چٹانی غار میں جائے جس کے اندر عنبر کا بت پڑا ہے اور وہ انگور اس بت کے حلق میں ڈالے تو عنبر پھر سے زندہ ہو سکتا ہے۔ مگر

ناممکن بات ہے اول تو ان کالی چٹانوں تک کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا۔ اگر پہنچ بھی جائے تو جو انسان اس حسین عورت کے ہاتھ پر سے انگور اٹھاتا ہے وہ ہاتھ اسے کھینچ کر سمندر میں نیچے لے جا کر ڈبو دیتا ہے۔ اس لیے تم بے فکر رہو۔"

عامیز بڑا خوش ہوا اور بولا:

"اب مجھے بتاؤ کہ امیرزادی نے اپنی بیٹی کو کس ملک میں خفیہ طور پر پہنچا دیا ہے؟"

مندر کے ساحر نے کہا:

"تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں اپنی کوٹھڑی سے کانسی کی تھالی لے کر آتا ہوں۔ میں اس پر طلسم پڑھ کر پھونکوں گا۔ کنول جس ملک میں ہو گی اس ملک کی تصویر تھالی پر ابھر آئے گی۔"

یہ کہہ کر مندر کا ساحر ایک طرف چلا گیا۔ اب وہاں عامیز بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ وہ بالکل اکیلا تھا۔ ناگ کے لیے دشمن پر وار کرنے کا یہ ایک بہترین موقع تھا۔ عامیز ایک ایسا شخص تھا جو ایک بے گناہ معصوم بچی کو محض دولت کے لیے قتل کرنے والا تھا۔ اس لیے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ اسے ختم کر دینا چاہتا تھا۔

ناگ بڑی تیزی سے چھت پر سے رینگتا ہوا نیچے اتر آیا۔ وہ فرش پر آ گیا اور ایک جگہ گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ جونہی حامیز ٹہلتا ہوا اس کے قریب سے گزرا ناگ نے پھنکار مار کر اس کی پنڈلی پر ڈس دیا اور وہاں سے تیزی سے پیچھے کی طرف بھاگا۔ حامیز کو پنڈلی پر ہلکی سی ٹیس محسوس ہوئی اس نے جھک کر پنڈلی کو دیکھا اور گر پڑا۔ ناگ نے بڑا تیز زہر اس کے جسم میں داخل کر دیا تھا۔ حامیز وہیں مر گیا۔

ناگ مندر کی چھت پر آ گیا اور رینگتا ہوا اس کی دیوار سے باہر کی جانب اتر گیا۔ اسے عنبر کے پھر سے زندہ کرنے کا راز معلوم ہو گیا تھا۔ وہ یہی راز معلوم کرنے وہاں آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ راز معلوم کرنے کے لیے اسے بڑی محنت کرنا پڑے گی اور بڑا وقت لگے گا مگر ایک اتفاق سے اسے بڑی جلدی اس راز کا پتہ چل گیا تھا اور اب وہ جلدی سے ماریا کے پاس اہرام میں واپس جانا چاہتا تھا۔

مندر سے نکل کر وہ شہر کی دیوار کی طرف رینگنے لگا۔ رات سنسان اور تاریک تھی۔ ہر طرف سناٹا چھایا

ہوا تھا۔ اسے کسی نے نہ دیکھا۔ کوئی اسے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ آخر وہ بڑی محنت اور مشکل سے جھاڑیوں، ٹیلوں اور کھائیوں میں سے ہوتا ہوا شہر سے باہر اہرام میں پہنچ گیا۔

چار سانپ اہرام کے اندر دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ بڑے سانپ نے ناگ کے سامنے سر جھکا کر کہا کہ ماریا خیریت سے ہے اور ہم نے اسے پھل اور پانی لا کر دیا تھا۔ ناگ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور انہیں واپس جانے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد وہ اہرام کے دروازے میں سے گزر کر ماریا کے پاس آیا۔ ماریا نے عنبر کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے طلسم کا راز معلوم ہوا؟

ناگ نے کہا:

"ہاں ــــ مگر ہمیں یہاں سے ایک ہزار کوس دور سمندر میں کالی چٹانوں کے درمیان جانا ہو گا جہاں پورے چاند کی رات کو سمندر میں سے ایک خوبصورت عورت کا ہاتھ باہر نکلتا ہے جس کی ہتھیلی پر زمردیں انگور ہوتا ہے۔ وہ انگور ہمیں اٹھا کر ان ہی چٹانوں کے ایک غار کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر جانا ہو گا جہاں عنبر پتھر کے بت کی شکل میں پڑا ہے۔ وہ انگور عنبر کے حلق میں ڈال دیں تو وہ زندہ ہو جائے گا۔"

ماریا نے کہا: "پھر ہمیں فوراً یہاں سے کوچ کر دینا چاہیے۔"

ناگ بولا: "یہی میں بھی سوچ رہا ہوں۔ مگر ہمارے راستے میں بہت سی مشکلیں ہیں۔ میں اُڑ نہیں سکتا۔ تم بھی سمندر کے اوپر نہیں اڑ سکتیں۔ اس لیے ہمیں کشتی یا بادبانی جہاز میں یہ سفر کرنا ہو گا۔"

ماریا کہنے لگی: "ہمیں سکندریہ کی بندرگاہ سے کوئی سمندری جہاز مل جائے گا۔"

ناگ نے کہا: "اب ہم صبح یہاں سے نکلیں گے۔ تم مجھے رومال میں لپیٹ کر اپنی قمیض میں چھپا لینا۔"

وہ رات انہوں نے اہرام میں ہی کاٹی۔ صبح ہونے والی تھی کہ ماریا نے ناگ کو ایک رومال میں لپیٹ کر اپنی قمیض میں چھپایا اور اس شاہراہ پر چل پڑی جو شہر سکندریہ کی طرف جاتی تھی۔ یہاں تھوڑی دور چلنے کے بعد اسے ایک چھوٹا سا قافلہ مل گیا۔ اس قافلے نے ایک

ایک دن اور ایک رات کے سفر کے بعد ماریا اور ناگ کو سکندریہ کی بندرگاہ پر پہنچا دیا۔ سکندریہ میں ناگ نے سانپ کے روپ میں ہی ایک خزانے کے سانپ کو بلا کر اس سے کچھ قیمتی موتی حاصل کیے جو ماریا نے جہاز کے کرائے کے طور پر ادا کر دیئے اور کچھ کھانے کی چیزیں ساتھ رکھ لیں۔

بادبانی جہاز سمندر میں ایک ہفتے تک سفر کرتا رہا۔ آٹھویں دن ماریا نے دور کالی نوکیلی چٹانوں کا سلسلہ دیکھا جو سمندر کے درمیان میں اُبھرا ہوا تھا۔ ناگ بھی ماریا کی جیب سے سر نکالے دیکھ رہا تھا۔ اس نے ماریا سے کہا کہ یہی وہ نوکیلی چٹانیں ہیں جہاں ہم جانا چاہتے ہیں۔ ماریا نے کہا۔ مگر ہم وہاں تک کیسے پہنچیں گے: جہاز تو اس کے قریب سے ہو کر گزر جائے گا۔"

ناگ بولا: "تم سمندر میں چھلانگ لگا دینا میں تمہیں سنبھال لوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی قبر سے نکل گئی

ماریا سمندر میں چھلانگ لگاتے ڈر رہی تھی۔ اسے تیرنا نہیں آتا تھا مگر ناگ نے اسے تسلی دی کہ وہ اسے سنبھال لے گا۔ نوکیلی کالی چٹانوں کا سلسلہ سامنے تھا۔ جہاز ان سے تھوڑے فاصلے پر گزر رہا تھا۔ ماریا جہاز کے پچھلے حصے میں اکیلی کھڑی تھی۔

ناگ نے کہا: "ماریا! چھلانگ لگا دو۔ اس وقت ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔"

ماریا کو عنبر کا خیال بھی تھا۔ وہ بھی اس کی جان بچانا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے خدا کا نام لے کر سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے چھلانگ لگاتے ہی ناگ اس کی جیب سے نکل آیا اور سمندر کی لہروں میں سے ابھر کر اس نے ماریا کی گردن کو اپنے پھن کی مدد سے نیچے سے اوپر اٹھا کر پانی سے باہر نکال لیا اور تیزی سے چٹانوں کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔

ناگ کی طاقت قائم تھی۔ وہ ختم نہیں ہوئی تھی۔ وہ سمندری لہروں میں سے نکال کر ماریا کو چٹانوں کے پاس لے آیا۔ ماریا بھی ہلکے ہلکے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔ چٹان کے کنارے پہنچ کر وہ سیدھی لیٹ گئی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ وہ تھک گئی تھی۔ اس کا سانس کچھ ٹھیک ہوا تو بولی:

"ناگ بھیا! مجھے تو ان کالی کالی چٹانوں سے خوف آتا ہے۔"

ناگ نے ان چٹانوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"ان چٹانوں میں ایک غار ہے جہاں عنبر کا بت بنا ہوا ہے۔ چلو اس غار کو تلاش کرتے ہیں۔"

ماریا اٹھی اور ناگ کو اپنے گلے میں لپیٹ کر چٹانوں میں گھومنے لگی۔ آخر انہیں ایک جگہ غار کا منہ دکھائی دیا۔ یہ غار تاریک اور ڈراؤنا تھا۔ اس کے منہ پر ایک چمگادڑ کی شکل کا پتھر پڑا تھا۔

ماریا نے کہا: "کہیں اس کے اندر خون پینے والی چمگادڑیں تو نہیں رہتیں؟"

ناگ نے کہا: "تم ڈرو نہیں۔ اگر کسی چمگادڑ نے حملہ کیا تو میں اسے ڈس کر مار ڈالوں گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ غار میں داخل ہو گئے۔

ماریا نے کہا: "عنبر کی خوشبو نہیں آ رہی ناگ بھیا!"

ناگ کہنے لگا: "وہ اس وقت پتھر بنا ہوا ہے۔ اس کے جسم سے خوشبو کیسے آ سکتی ہے۔"

غار میں جالے لٹک رہے تھے۔ ماریا قدم قدم پر خوف سی رہی تھی مگر ناگ کا اسے بڑا حوصلہ تھا۔ ایک جگہ غار کی چھت میں سے چھ سات چمگادڑیں شور مچاتی ماریا کے سر کے اوپر سے غوطہ لگا کر باہر کو اڑ گئیں۔ ماریا چیخ مار کر ایک طرف بیٹھ گئی۔

ناگ کہنے لگا: "وہ چلی گئی ہیں ماریا۔ کوئی بات نہیں۔"

ماریا اٹھ کر پھر آگے بڑھی۔ کہنے لگی:

"مجھے تو اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا۔ غار میں بہت اندھیرا ہے۔"

ناگ نے کہا: "تم فکر نہ کرو۔ میں اندھیرے میں دیکھ رہا ہوں۔ جس طرف میں کہتا ہوں اس طرف چلتی جاؤ۔"

غار ایک طرف گھوم گیا۔ تو سامنے ایک گڑھا آ گیا۔ ناگ نے خوشی سے چلا کر کہا:

"ماریا ماریا وہ دیکھو۔ گڑھے کے اندر عنبر پتھر کے بُت کی شکل میں پڑا ہے۔"

ماریا نے گڑھے کے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ اسے عنبر کا ہیولا سا دکھائی دیا۔ ناگ بولا:

"میں نیچے گڑھے میں جاتا ہوں۔"

ناگ نیچے گڑھے میں اتر گیا۔ اس نے دیکھا کہ عنبر ہو بہو اپنی اصلی شکل میں پتھروں پر بے حس پتھر بنا ہوا پڑا تھا۔ اس کا سارا جسم پتھر کی طرح سخت ہو چکا تھا۔ ناگ اوپر آ گیا اور ماریا کو بتایا:

"عنبر پتھر بن چکا ہے۔ مندر کا جادوگر ٹھیک کہتا تھا اس کی دوسری بات بھی ٹھیک ہو گی۔ ہمیں طلسمی عورت کی ہتھیلی کا زمردیں انگور لانا ہو گا۔ عنبر جو اس کی مدد سے پھر زندہ ہو جائے گا۔"

ماریا نے کہا: "ہمیں چاندنی رات کا انتظار کرنا ہو گا۔"

"کوئی بات نہیں۔ ہم انتظار کر لیں گے۔"

"یہاں میرے کھانے پینے کا کیا ہو گا؟" ماریا نے پوچھا۔

ناگ بولا: "اس کا بھی انتظام کر لوں گا۔"

ناگ نے ساری چٹانوں میں گھوم پھر کر دیکھا۔ چٹانیں کالی سیاہ اور بڑی ڈراؤنی تھیں۔ اس نے اپنی ناگ دیوتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی آواز میں ایک سُرخ سمندری سانپ کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ دونوں وقت ماریا کے لیے کچھ کھانے پینے کو لے کر آیا کرے۔ سمندری سانپ ماریا کے لیے دونوں وقت سمندری خوراک لے آتا اور ایک بند سیپی میں سمندر کے نیچے بہنے والے میٹھے دریا میں سے پانی بھر کر بھی لاتا۔

ایک ہفتہ گذر گیا تو چاند کی چودھویں رات آ گئی۔

ماریا اور ناگ اسی رات کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے چٹانوں کے درمیان میں آئی ہوئی ایک چھوٹی سمندری کھاڑی کو دیکھ لیا تھا اور اسی کھاڑی کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ ناگ کنڈلی مارے ماریا کے بالکل قریب ہی بیٹھا تھا۔ اس نے طے یہ کیا تھا کہ جب آدھی رات کو سمندر میں سے حسین عورت کا ہاتھ نکلے گا تو وہ اس کی ہتھیلی پر سے زمردیں انگور اٹھا کر لے آئے گا۔

مشکل یہ ہے کہ یہ ہاتھ تھوڑی دیر کے لیے پانی سے باہر آتا ہے اور اگر وہ کسی کو پکڑ لے تو اسے چھوڑتا نہیں اور اپنے ساتھ ہی سمندر کے نیچے لے جا کر ڈبو دیتا ہے۔

ماریا نے کہا: "ناگ بھیا تمہیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا۔"

ناگ بولا: "میں پوری ہوشیاری سے کام لوں گا۔ تم فکر نہ کرو۔ لیکن فرض کر لیا کہ انگور کا سبز دانہ اٹھاتے وقت میں بدقسمتی سے طلسمی ہاتھ کے قابو میں آ گیا تو میں انگور تمہاری طرف اچھال دوں گا تم میری فکر نہ کرنا اور عنبر کو جا کر زندہ کر دینا۔ میں سمندر میں سے کسی نہ کسی طرح باہر نکل آؤں گا۔"

ماریا کہنے لگی: "یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا ناگ بھیا۔ تمہیں ہر حالت میں میرے پاس واپس آنا ہوگا۔"

ناگ نے کہا: "ماریا کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میری کوشش تو یہی ہوگی کہ انگور کا خزانہ لے کر خود آؤں اور میں خود ہی تمہارے پاس آؤں گا۔"

چاند چٹانوں کے بالکل اوپر آ گیا تھا اور اس کی چاندنی میں سمندری کھاڑی نہا رہی تھی۔ پانی کی لہریں چمک رہی تھیں اور آہستہ آہستہ چٹانوں کے پتھروں سے ٹکرا کر واپس چلی جاتی تھیں۔

ناگ نے کہا: "میرا خیال ہے طلسمی ہاتھ پانی سے نکلنے ہی والا ہے۔ میں پہلے ہی سے سمندر میں اتر جاتا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کہہ کر ناگ سمندر میں اتر گیا اور تیرتا ہوا کھاڑی کے بالکل درمیان میں پہنچ کر گول دائرے کی شکل میں چکر لگانے لگا۔

ماریا کنارے پر بیٹھی چاندنی میں ناگ کو چکر لگاتے دیکھ رہی تھی۔ اچانک چاندنی رات کی سنسان اور ویران فضا ایک آواز سے گونج اٹھی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی بہت بڑا گدھ چیختا ہوا ماریا کے سر کے اوپر سے گزر گیا ہو۔ پھر گہری خاموشی چھا گئی۔ ماریا کا دل ہل گیا تھا۔ وہ ناگ کو دیکھ رہی تھی جو سمندری کھاڑی کے بالکل درمیان میں تھا اور چکر کاٹ رہا تھا۔ اتنے میں پانی کی لہریں درمیان میں سے اوپر کو اٹھنے لگیں۔ جیسے نیچے سے کوئی چٹان ابھر رہی ہو۔ ماریا ٹکٹکی باندھ کر تکنے لگی۔ ناگ بھی ہوشیار ہو گیا۔ اچانک سمندر میں سے ایک خوبصورت عورت کا ہاتھ باہر نکل آیا۔ اس کی ہتھیلی پر سبز رنگ کا ایک انگور کا دانہ رکھا ہوا تھا۔ ناگ خوب جانتا تھا کہ ہاتھ تھوڑی دیر کے بعد پانی میں غائب ہو جائے گا۔ وہ دیر نہیں لگانا چاہتا تھا۔ سمندر کی لہروں کا پانی ابھی تک ہاتھوں کی انگلیوں میں سے نیچے پھسل رہا تھا۔

ناگ نے لپک کر ہتھیلی کے اوپر چھلانگ لگا دی۔

انگور کا دانہ اچک کر منہ میں لے لیا۔ ہتھیلی پر گرتے ہی ناگ کو محسوس ہوا کہ وہ انسانی ہاتھ کی ہتھیلی کے ساتھ چپک گیا ہے اور اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا۔ ناگ نے ایک عقلمندی کی کہ ماریا کی طرف منہ کر کے ایسی پھنکار ماری کہ انگور کا دانہ جو پتھر کی طرح سخت تھا اس کے منہ سے اچھل کر کنارے پر بیٹھی ماریا کی جھولی میں جا کر گر گیا۔

ناگ نے بلند آواز میں کہا:

"ماریا۔ انگور کو لے جا کر عنبر کے ہونٹوں پر ڈال دو۔ میں ہتھیلی سے چپک گیا ہوں۔ میں ہل نہیں سکتا۔ جاؤ۔ میری فکر نہ کرو۔"

ماریا نے انگور کے دانے کو اٹھا کر مٹھی میں بند کر لیا اور ناگ کو آواز دی۔

"ناگ بھیا! بھاگنے کی کوشش کرو۔ کوشش کرو۔"

ناگ کی آواز آئی: "میں ذرا سی بھی حرکت نہیں کر سکتا ماریا اس ہاتھ نے مجھے اپنے طلسم میں جکڑ لیا ہے۔"

اور پھر ماریا کی آنکھوں کے سامنے انسانی ہتھیلی ناگ کو ساتھ ہی لے کر سمندر میں غائب ہو گئی۔ لہریں ایک دوسرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے مل گئیں اور پھر وہی سناٹا چھا گیا۔

ماریا تو سخت مایوس ہو کر بیٹھی رہی کہ اب کیا کرے۔ پھر اسے عنبر کا خیال آیا کہ ہو سکتا ہے وہ زندہ ہو جائے۔ اس نے انگور کا زمردیں دانہ لیا اور اسی غار میں آ گئی جس کے اندر گڑھے میں عنبر پتھر کا بت بن کر پڑا تھا۔

وہ اندھیرے میں پھونک پھونک کر قدم رکھ رہی تھی اسے خوف بھی بڑا محسوس ہو رہا تھا۔ آخر وہ گڑھے کے کنارے پر آ گئی۔ اس نے آنکھیں کھول کھول کر نیچے دیکھا۔ عنبر کا پتھر کا بت اسی طرح پڑا تھا۔ ماریا پتھروں کو پکڑ پکڑ کر بڑی مشکل سے نیچے گڑھے میں اتر گئی۔ پھر وہ عنبر کے پتھر کے بت کے منہ کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔ عنبر کا منہ تھوڑا سا کھلا تھا اور اس کا حلق ماریا کو کچھ کچھ دھندلا دھندلا نظر آ رہا تھا۔

ماریا نے جلدی سے زمردیں انگور کا دانہ عنبر کے ادھ کھلے منہ کے اندر ڈال دیا۔ انگور کے اندر جاتے ہی غار میں گویا ایک زلزلہ سا آ گیا۔ ماریا گڑھے کی دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ عنبر کا بت دائیں بائیں ہل رہا تھا۔ پھر وہ رک گیا۔ ماریا نے قریب جا کر دیکھا۔ عنبر نے آنکھیں کھول دی تھیں:

"عنبر بھیا! میں ماریا ہوں!"

عنبر زندہ ہو چکا تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور بولا:

"خدا کا شکر ہے میں پھر زندوں میں واپس آ گیا۔ ناگ کہاں ہے؟"

ماریا نے اسے سب کچھ بتا دیا کہ ناگ کے ساتھ کیا گزری ہے۔ عنبر کہنے لگا:

"فکر نہ کرو۔ ہم اسے سمندر میں سے نکال لیں گے۔"

ماریا نے پوچھا: "کیا تم سمندر میں چھلانگ لگا کر نیچے جاؤ گے؟"

عنبر نے کہا: "نہیں۔ بلکہ اگلے پورے چاند کی رات کو عورت کے طلسمی ہاتھ کا انتظار کریں گے۔ خود اس رات ناگ باہر آ جائے گا۔"

عنبر اور ماریا اسی چٹانی جزیرے میں رہے۔ ایک ماہ گزرنے کے بعد آخر پورے چاند کی رات آ گئی۔ عنبر اور ماریا کنارے پر بیٹھے تھے۔ جب عنبر کو محسوس ہوا کہ طلسمی ہاتھ کے سمندر سے نکلنے کا وقت ہو گیا ہے تو اس نے ماریا سے کہا:

"میں پانی میں اتر رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے ناگ ابھی تک طلسمی ہتھیلی کے ساتھ ہی چپکا ہوا ہو میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے وہاں سے اتارنے کی کوشش کروں گا۔"

ماریا نے کہا، "نہیں نہیں۔ میں تمہیں نہیں جانے دوں گی۔ اگر تم کو بھی طلسمی ہتھیلی پکڑ کر سمندر میں لے گئی تو میں اکیلی یہاں مر جاؤں گی۔"

عنبر نے سمندر میں اترنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

اب کیا ہوا کہ اسی طرح سمندر میں پانی کی لہریں اوپر اُٹھنے لگیں۔ ماریا بولی:

"طلسمی ہاتھ باہر آ رہا ہے۔"

عنبر اور ماریا ابھرتی ہوئی سمندری لہروں پر نظریں جمائے بیٹھے تھے کہ اچانک سمندر میں سے وہی خوبصورت عورت کی ہتھیلی باہر نکلی۔ مگر ہتھیلی پر ناگ کہیں نہیں تھا۔ ہتھیلی خالی تھی۔ ایک دم سے ہتھیلی کی انگلیوں کے کونوں میں سے تیز شعاعیں باہر نکل کر سمندر پر پڑیں۔ اور سمندر میں ایک غضبناک طوفان آ گیا۔ یہ طوفان اتنا زبردست تھا کہ بڑی بڑی چٹانوں ایسی لہریں اٹھ کر کنارے سے ٹکرانے لگیں۔ ماریا اور عنبر کو بھی سمندری طوفان کی لہروں نے اٹھا کر دور پھینک دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب طوفان تھما تو عنبر اور ماریا نے دیکھا کہ وہ زمین پر پڑے ہیں اور سمندری لہروں میں وہ ہاتھ غائب ہو چکا ہے۔

عنبر نے اُٹھتے ہوئے کہا،

"ماریا۔۔۔ ان لہروں میں زبردست طاقت تھی۔ ان لہروں کی طاقت نے میرے پاؤں بھی اکھاڑ دیئے۔"

ماریا بولی: "مگر ناگ ظاہر نہیں ہوا۔"

"معلوم ہوتا ہے وہ سمندر کے نیچے کسی طلسمی سلطنت میں جا چکا ہے۔ اب وہ اس جگہ واپس نہیں آئے گا۔"

ماریا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ عنبر نے اسے حوصلہ دیا اور کہا:

"ہمارے سفر میں اس قسم کی مشکلیں تو آتی ہی رہتی ہیں ماریا۔ ہمیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے بلکہ اُمید رکھنی چاہیے کہ ایک نہ ایک دن ناگ سے کہیں نہ کہیں ضرور ملاقات ہو جائے گی۔"

ماریا نے کہا: "مگر ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے؟ یہاں تو کوئی جہاز بھی نہیں آتا۔"

عنبر کہنے لگا: "میں تمہیں یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔"

"کیا ہم کچھ دیر اور یہاں انتظار نہ کر لیں؟ ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتا ہے۔ ناگ ظاہر ہو جائے۔"

عنبر نے جواب دیا۔ "اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو پھر ہم اگلے چاند کی رات تک یہیں رہتے ہیں۔"

عنبر اور ماریا نے وہیں ٹھہرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ناگ نے جس سرخ سمندری سانپ کی ڈیوٹی لگا دی تھی وہ برابر ماریا کے لیے سمندری خوراک اور میٹھا پانی لاتا رہا۔ دوسرے مہینے پورے چاند کی رات کو نہ تو سمندر میں طوفان آیا اور نہ ہی کوئی پراسرار ہاتھ سمندر سے باہر نکلا۔ اب عنبر اور ماریا نے وہاں سے چلے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ایک دن جب سرخ سمندری سانپ خوراک لے کر آیا تو عنبر نے سانپوں کی زبان میں اس سے پوچھا کہ کیا وہ جانتا ہے کہ ناگ دیوتا سمندر کے اندر کس جگہ پر ہے؟

سمندری سانپ نے جواب میں کہا:

"اے عظیم ناگ کے بھائی۔ ہمیں سمندر کے اندر سے کسی مقام پر سے بھی عظیم ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

عنبر نے کہا: "یہاں سے ایک عورت کا خوبصورت ہاتھ باہر نکلا تھا جس پر زمردیں انگور تھا۔ ناگ

دیوتا وہ زمردیں انگور لینے گیا اور خوبصورت ہاتھ اسے اپنے ساتھ لے کر سمندر کی تہ میں چلا گیا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ سمندر کے اندر یہ ہاتھ کہاں ہے اور یہ کس کا ہاتھ تھا؟"

سمندری سانپ نے کہا: "عظیم ناگ کے بھائی! ہم نے آج تک سمندر کے اندر کسی خوبصورت عورت کے ہاتھ کو نہیں دیکھا۔ نہ ہی ہمیں عظیم ناگ دیوتا کی کسی جانب سے خوشبو آئی ہے۔"

عنبر سمجھ گیا کہ وہ طلسمی ہاتھ ضرور کسی ایسی مخلوق کا تھا جو سمندری جانوروں سے بھی پوشیدہ ہے اور کسی جانور کو اس کی خبر نہیں ہے۔ اس نے سمندری سانپ سے کہا:

"میں اور میری بہن ماریا یہاں سے واپس جانا چاہتے ہیں۔ کیا تم ہمیں کسی بڑے شہر کے ساحل تک پہنچا سکتے ہو؟ کیوں کہ یہاں سے کسی شہر کی بندرگاہ تک ایک ہزار کوس کا فاصلہ ہے۔"

سمندری سانپ بولا:

"آپ عظیم ناگ دیوتا کے بہن بھائی ہیں۔ آپ کے حکم پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارا ایک بوڑھا بزرگ سانپ ہے۔ وہ آپ کو اپنے اوپر بٹھا کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لے جائے گا۔ آپ انتظار کریں۔"

یہ کہہ کر سمندری سانپ لہروں میں غوطہ لگا گیا۔ تھوڑی دیر بعد لہروں میں ابھار پیدا ہوا اور پھر ایک بہت بڑا اژدھا نمودار ہوا جس نے اپنے جسم کو کنڈلی مار کر ایک کشتی کی شکل دے رکھی تھی اور اپنا پھن اوپر اٹھایا ہوا تھا۔ اژدہا نے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا کے بہن بھائی! مجھ پر سوار ہو جاؤ میں آپ دونوں کو کسی نہ کسی ملک کے کنارے پر پہنچا دوں گا۔"

ماریا چونکہ ایک عام عورت کی شکل میں تھی اس لیے وہ کچھ ڈرنے لگی۔ مگر عنبر کے حوصلہ دلانے پر وہ اس کے ساتھ اژدہا کی کشتی میں بیٹھ گئی۔ اژدہا انہیں لے کر نوکیلی سیاہ چٹانوں کی کھاڑی سے نکل کر کھلے سمندر میں آ گیا اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ مشرق کی جانب تیرنے لگا۔ عنبر نے ماریا کے لیے کچھ سمندری جڑی بوٹیوں کی خوراک اور پانی کا بھرا ہوا گھڑا سیپ رکھ لیا تھا۔ اژدہا کی رفتار کافی تیز تھی۔ دن کو دھوپ ہوتی تو اژدہا عنبر اور ماریا پر اپنے بڑے پھن کی چھاؤں کر دیتا۔

اسی طرح سفر کرتے ہوئے جب تین دن گذر گئے تو

انہیں دور زمین کا ساحل نظر آنے لگا۔

عنبر نے اژدھا سے پوچھا:

"کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ یہ کس ملک کا ساحل ہے؟"

اژدہا نے کہا: "عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! جہاں تک مجھے یاد ہے یہ سمندر خلیج کا سمندر ہے۔ اس کی ایک جانب ایران اور دوسری جانب عرب ہے اور یہ جو ساحل نظر آ رہا ہے۔ یہ بصرے شہر کی بندرگاہ ہے۔"

پیارے دوستو! یہ وہی بصرہ شہر تھا جس کے باہر ایک مینار میں کیٹی نہر کے اندر قید تھی اور اس کے اوپر پتھروں کا اتنا زیادہ بوجھ پڑا ہوا تھا کہ وہ کئی بار کوشش کے باوجود باہر نہیں نکل سکی تھی۔

شام کے وقت اژدہا نے عنبر اور ماریا کو بصرے کی بندرگاہ سے کچھ فاصلے پر کنارے پر اتار دیا۔ عنبر نے اژدہا کا شکریہ ادا کیا۔ اژدہا رخصت ہو گیا۔ عنبر نے ماریا کو ساتھ لیا اور شہر کی طرف چلا۔ دور بندرگاہ میں لکڑی کی کشتیوں اور بادبانی جہازوں میں کہیں کہیں چراغ روشن ہو گئے تھے جن کا عکس سمندر میں پڑ رہا تھا۔ شہر کی طرف بھی کہیں کہیں مکانوں میں روشنی ہو رہی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے کہا: "اس شہر میں ہم ایک بار پہلے بھی آئے تھے ہو سکتا ہے کیٹی سے یہاں ملاقات ہو جائے کیوں کہ وہ بھی اسی جگہ غائب ہوئی تھی۔"

عنبر نے کہا: "ہو سکتا ہے۔ مگر مجھے تو کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی۔"

"ابھی ہم شہر میں داخل نہیں ہوئے، کیا تمہارے پاس یہاں کا سکہ ہو گا عنبر؟"

عنبر نے کہا: "یہاں کا سکہ میرے پاس کہاں سے آ جائے گا ماریا۔ بہرحال کسی سانپ کو بلا کر اس سے کچھ موتی منگواتے ہیں۔ انہیں بیچ کر یہاں گذارہ کریں گے۔ ایک تو تمہاری طاقت واپس نہیں آتی۔"

ماریا نے کہا: "اس میں میرا کیا قصور ہے عنبر بھائی! میں خود بنی اس محتاجوں ایسی زندگی سے تنگ آ گئی ہوں۔ خدا جانے میں کب پھر سے غائب ہوں گی۔"

اسی طرح باتیں کرتے وہ شہر میں پہنچ گئے۔ عنبر نے ایک سرائے کے مالک سے یہ کہہ کر کوٹھڑی لے لی کہ وہ کل کرایہ ادا کر دے گا۔ دوسرے روز عنبر نے ماریا کو

سرائے میں ہی چھوڑا اور بولا:

"میں شہر سے باہر جا کر کسی خزانے کے سانپ کو بلا کر اس سے کچھ قیمتی موتی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ اسے فروخت کر کے سرائے کا کرایہ ادا کر سکیں اور آگے بھی ہمیں کام آ سکیں۔ مگر تم یہاں سے ہرگز باہر نہ نکلنا۔"

ماریا نے کہا: "مگر تم دیر نہ لگانا۔ جلدی واپس آ جانا۔"

"میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔"

یہ کہہ کر عنبر سرائے سے نکل کر صبح کی سنہری دھوپ میں کھجور کے درختوں کے درمیان بنی ہوئی پکی سڑک پر سے ہوتا شہر کی آبادی سے باہر نکل گیا۔ وہ کسی ایسے ویران علاقے میں جانا چاہتا تھا جہاں کوئی کھنڈر بھی ہو۔ کیوں کہ تاریخی کھنڈروں میں ہی اس قسم کے پوشیدہ خزانے ملا کرتے ہیں عنبر کو دور کوئی دو کوس کے فاصلے پر ایک ٹیلہ نظر آیا۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے اس ٹیلے کے اندر کوئی خزانہ دفن ہو۔ وہ اس ٹیلے کی طرف چلا ہی تھا کہ دور سے ایک آدمی پریشان حال بھاگتا ہوا قریب آیا تو عنبر کی طرف دیکھ کر بولا:

"اس ٹیلے کی طرف مت جانا وہاں بھوت ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے باہر آؤ۔ میں خزانے کے کسی سانپ کو بلانا چاہتا ہوں۔

کیٹی اور عنبر غار سے باہر روشنی میں آ گئے۔ تازہ ہوا میں آتے ہی کیٹی نے گہرے سانس لیے اور ایک جگہ بیٹھ کر تازہ ہوا اور روشنی کا لطف اٹھانے لگی۔ عنبر نے سانپ کی آواز نکال کر خزانے کے سانپ کو بلایا۔ تھوڑی دیر میں ایک سانپ زمین میں سے باہر آ کر عنبر کے سامنے ادب سے بیٹھ گیا۔

عنبر نے اس سے خزانے کے بارے میں پوچھا تو سانپ نے کہا:

"عظیم ناگ کے بھائی! اس علاقے میں کسی جگہ کوئی بھی خزانہ دفن نہیں ہے۔ اگر آپ حکم کریں تو میرے پاس زمرد کا ایک چھوٹا سا پتھر رکھا ہوا ہے۔ وہ میں آپ کو لا کر دیئے دیتا ہوں۔"

عنبر نے کہا کہ ہاں وہی لا کر دے دو۔ کم از کم کچھ اخراجات تو پورے ہو جائیں گے۔ سانپ واپس اپنے بل میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس کے منہ میں سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا زمرد پکڑا ہوا تھا۔ عنبر نے زمرد لے کر رکھ لیا اور کیٹی کو ساتھ لیے واپس سرائے میں آ گیا۔ سرائے

ہیں۔ جب ماریا نے کیٹی کو دیکھا تو خوشی سے نہال ہو گئی اور اسے گلے سے لگا لیا۔ دونوں دیر تک ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہیں۔ ماریا نے کیٹی کے سر میں تلوار سے لگا ہوا زخم دیکھنا چاہا مگر کھوپڑی کا زخم مل چکا تھا۔ کیٹی نے کہا:

"تلوار کا شگاف بھر گیا ہے۔ میری قسمت اچھی تھی کہ دشمن تلوار کا وار کر کے مجھے قبر میں بند کر کے چلا گیا۔ اگر اسے ذرا سا بھی پتہ چل جاتا کہ میرا زخم بھر جائے گا تو وہ میری گردن اتار کر الگ کر کے دفن کر دیتا پھر میرا زندہ بھی اٹھنا بہت مشکل تھا۔"

عنبر نے کہا: "خدا کا شکر ہے کہ ہم تین بہن بھائی ایک بار پھر مل گئے۔ کاش ناگ بھی اس وقت ہمارے ساتھ ہوتا۔ ایک عرصہ ہو گیا ہے کہ ہم چاروں کبھی اکٹھے مل کر سفر پر نہیں نکلے۔"

ماریا نے کہا: "خدا نے چاہا تو وہ وقت بھی جلدی آ جائے گا۔"

کیٹی کہنے لگی: "سمندر کے اندر کوئی طلسمی مخلوق آباد ہو گی جہاں ناگ قید ہو گیا ہو گا۔ ہمیں وہاں چل کر معلوم کرنا چاہیے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کہنے لگا، "وہاں جانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں
ہو گا۔ کیوں کہ اگر وہاں کوئی سمندری مخلوق سمندر
میں رہتی بھی ہو گی تو ناگ کو باہر نہیں نکلنے
دے گی۔ ہمیں ناگ کے ملنے کی امید ضرور رکھنی
چاہیے۔ وہ ہمیں ایک نہ ایک دن ضرور مل جائیگا۔"
مادیا نے کہا، "مگر ناگ کے اندر بھی ساحر کے طلسم
کی وجہ سے اپنی شکل بدلنے کی طاقت نہیں رہی
وہ صرف سانپ کی شکل میں ہی رہ سکتا ہے۔"
"ناگ سمجھدار ہے مادیا۔" عنبر نے کہا: "وہ اپنی حفاظت
کرے گا۔ اور یہ کوئی پہلی بار نہیں ہے کہ اس
پر مشکل پڑی ہو۔ یہ تو ہمارے ہزاروں سالوں کے
لمبے سفر کا ایک حصہ ہے۔ بہرحال تم دونوں یہیں
ٹھہرو۔ میں شہر جا کر اس زمرد کو فروخت کر کے
مادیا کے لیے کچھ کھانے پینے کو لاتا ہوں۔"
کیتھی نے کہا، "میرے لیے نئے کپڑے بھی لانا
عنبر بھیا۔ یہ کپڑے خراب ہو چکے ہیں۔"
مادیا بولی: "ایک جوڑا میرے لیے بھی لیتے آنا۔"
عنبر مسکراتا ہوا سرائے کی کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔
وہ سیدھا بصرے کے جوہری بازار میں آ گیا۔ یہاں یہودی

جوہریوں کی دکانیں تھیں جو ہیرے جواہرات خریدتے تھے
یہی ان کا کاروبار تھا۔ عنبر نے ایک بوڑھے یہودی کی دکان
پر جا کر زمرد اسے دکھایا تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ
گئیں۔ اس نے عنبر کو ایک طرف لے جا کر پوچھا:
"یہ زمرد تمہیں کہاں سے ملا ہے؟"
عنبر نے کہا: "یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ اگر تمہیں
خریدنا ہے تو خریدو نہیں تو میں کسی دوسری
دکان پر جاتا ہوں۔"
مکار یہودی جوہری نے فوراً کہا:
"نہیں نہیں۔ میں اسے ضرور خریدوں گا۔ تم بے شک
مجھے مت بتاؤ کہ یہ تمہیں کہاں سے ملا ہے۔
میں تمہیں اس کی ایک ہزار اشرفیاں دے
سکتا ہوں۔"
عنبر کو اتنی ہی رقم کی ضرورت تھی۔ زیادہ پیسے لے
کر اسے کیا کرنے تھے۔ اس نے کہا:
"لاؤ ایک ہزار اشرفیاں ہی دے دو۔"
جوہری نے ایک ہزار اشرفیاں تھیلی میں ڈال کر دے
دیں۔ ساتھ ہی کہا:
"اگر تم مجھے اسی قسم کے اور زمرد لا کر دو تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔ یہ بڑا قیمتی اور نایاب زمرد ہے۔"

عنبر نے کوئی جواب نہ دیا اور دکان سے باہر نکل آیا۔

مکار یہودی نے اپنے ایک خاص غنڈے جاسوس کو اشارہ کیا کہ اس آدمی کا پیچھا کرو۔ وہ غنڈہ بغل میں خنجر چھپائے عنبر کے پیچھے لگ گیا۔ عنبر نے ایک کپڑے کی دکان میں جا کر ماریا اور کیتھی کے لیے دو جوڑے خریدے۔ پھر ماریا کے لیے کھانے پینے کی چیزیں لیں اور سرائے کی طرف چل پڑا۔ غنڈہ اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ سرائے میں پہنچ کر عنبر نے کیتھی اور ماریا کو کپڑے دیئے جو انہوں نے غسل کرنے کے بعد پہن لیے۔ پھر ماریا نے کھانا کھایا اور دونوں آرام کرنے کے لیے پلنگ پر اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کرنے لگیں۔

"اب ہمیں یہاں سے ملک مصر کی طرف کوچ کرنا ہوگا۔ کیوں کہ مجھے یقین ہے کہ ناگ سے وہیں کہیں ملاقات ہوگی۔"

ماریا کہنے لگی: "یہاں سے قافلہ کب مصر کی طرف جاتا ہے؟ یہ معلوم کرنا بہت ضروری ہے۔"

عنبر نے کہا: "میں ابھی جا کر پتہ کرتا ہوں۔"

عنبر کوٹھڑی سے نکل کر سرائے کے مالک کی طرف چلا۔ یہودی جوہری کا غنڈہ سرائے کی دیوار کی اوٹ میں کھڑا تھا۔ عنبر باہر نکل گیا تو غنڈہ کوٹھڑی کی طرف بڑھا اور ایک فقیر بن کر دروازے پر جا کر بولا:

"بچیو! فقیر کو خیرات مل جائے۔"

ماریا نے ایک اشرفی نکال کر فقیر کو دی تو وہ بولا: "بچی! تمہارے ماتھے پر لکھا ہے کہ تم کسی ملک کی شہزادی بنو گی۔"

ماریا ہنسنے لگی۔

کیتھی نے فقیر سے کہا:

"بابا! یہ شہزادی بن کر کیا کرے گی۔ ہم جس حال میں ہیں خوش ہیں۔"

غنڈہ بولا: "بیٹی! لگتا ہے تمہارے پاس ہیروں کا خزانہ ہے تم کسی شاہی خاندان کی ملکہ ہو؟"

کیتھی نے بھی مسکرا کر کہا:

"بابا! ہمارے پاس کوئی خزانہ نہیں ہے۔"

غنڈے نے مکر کرتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھر لیے اور روتے ہوئے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بیٹی! میری ایک بچی ہے۔ دس برس کی ہے۔ وہ مر رہی ہے بستر سے اٹھ نہیں سکتی۔ کسی درویش نے کہا تھا کہ اگر ایک ایسی عورت جو شاہی خاندان سے ہو اور جس کے پاس سبز زمرد ہو اگر میری بچی کے سر پر ہاتھ پھیرے تو میری بچی کو پھر سے نئی زندگی مل سکتی ہے۔ کیا تم میری بچی کی جان نہیں بچاؤ گی؟"

ماریا نے کہا: "بابا! میں شاہی خاندان کی نہیں ہوں۔ ہاں ہمارے پاس ایک زمرد ضرور تھا۔ مگر وہ تو ہم نے بیچ دیا ہے۔"

غنڈہ زار و قطار رونے لگا:

"بیٹی! بس تم ہی میری بچی کی جان بچا سکتی ہو۔ کیا تم میرے ساتھ چل کر اس کے سر پر ہاتھ نہیں پھیرو گی۔ بس صرف ایک بار ہاتھ پھیر کر واپس آ جانا۔ میری بیٹی کی جان بچ جائے گی۔ میرا گھر یہاں سے دور نہیں ہے۔"

ماریا کے دل میں انسانی ہمدردی بیدار ہو گئی۔ اگرچہ کیٹی نے منع بھی کیا کہ عنبر کو آ جانے دو مگر ماریا بولی: "یہ ایک بچی کی زندگی کا معاملہ ہے کیٹی۔ میں

ابھی اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر واپس آ جاؤں گی اور پھر عنبر کو شاید دیر لگ جائے۔"

غنڈہ روتے ہوئے بولا: "خدا تمہیں خوش رکھے بیٹی۔ میرے ساتھ پل بھر کے لیے چلی چلو۔ میں خود تمہیں یہاں چھوڑ جاؤں گا۔"

ماریا اس غنڈے کے ساتھ چل دی۔ کیٹی نے اسے بہت منع کیا مگر وہ نہ رکی۔ غنڈہ ماریا کو ساتھ لے کر شہر کے ایک تنگ و تاریک محلے میں آ گیا۔ یہاں ایک اندھیری گلی کے کونے میں ایک خالی مکان تھا۔ غنڈے نے دروازہ کھول کر کہا:

"آ جاؤ میری بچی! نیچے میری بیٹی بستر پر پڑی ہے۔"

غنڈہ مکاری سے ابھی تک آنسو بہا رہا تھا۔ جونہی ماریا مکان میں داخل ہوئی غنڈے نے دروازہ بند کر کے زنجیر لگا دی اور ماریا کو پکڑ لیا۔ ماریا پر اب اس کی دھوکے بازی کا راز کھلا تو اس نے ہاتھ پاؤں مارے کہ کسی طرح اس سے پیچھا چھڑا کر بھاگ جائے مگر وہ ایک کمزور لڑکی تھی اور غنڈہ اس سے کہیں زیادہ طاقتور تھا۔ اس نے ماریا کو اٹھا لیا اور نیچے تہ خانے میں لے جا کر بند کر دیا۔ یہ تہ خانہ ایسا تھا کہ جہاں ہینگ کی بوریاں رکھی تھیں جو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی تیز بو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اس تیز بو نے ماریا
کے جسم سے نکلنے والی خوشبو کی لہروں کو اپنے اندر جذب
کر لیا۔ اب اس کے جسم کی خوشبو اصلی حالت میں وہاں
سے باہر نہیں نکل سکتی تھی۔

ماریا سر پیٹ کر رہ گئی۔ اب اسے پچھتاوا ہوا کہ
اس نے کیپٹن کی بات کیوں نہ مانی اور اس غنڈے کے
دھوکے میں آ گئی۔ آخر وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ وہ
سوچنے لگی۔ غنڈہ مکان پر تالا لگا کر سیدھا جوہری کے
پاس گیا اور کہا کہ اس نے اس پُراسرار آدمی کی ایک بہن
کو اغوا کر کے مکان کے تہہ خانے میں بند کر لیا ہے۔
مکار جوہری نے اسے دس اشرفیاں انعام میں دیں اور کہا۔

"تم مکان کی چابی مجھے دے کر یہاں سے چلے جاؤ۔"

غنڈے نے مکان کی چابی جوہری کو دی اور اشرفیاں
جیب میں ڈال کر نو دو گیارہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوہری
خود اس مکان پر گیا۔ تہہ خانے میں جانے کی بجائے اس نے
تہہ خانے کی دیوار کے ایک چھوٹے سے روشن دان میں
منہ ڈال کر ماریا سے کہا:

"اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ زمرد کا وہ خزانہ کہاں ہے
جہاں سے تمہارا بھائی ایک زمرد نکال کر لایا تھا

تمہیں خزانہ ملنے کے فوراً بعد آزاد کر دوں گا۔ اگر
تم نہیں بتاؤ گی تو یاد رکھو اس تہہ خانے میں
ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گی۔"

ماریا نے کہا: "میرے بھائی کے پاس کوئی خزانہ نہیں
ہے۔ وہ زمرد تو اسے راستے میں پڑا ہوا ملا تھا۔"

مکار جوہری نے کہا:

"تم جھوٹ بولتی ہو۔ ایسے قیمتی زمرد راستے میں
پڑے ہوئے نہیں ملا کرتے۔ اگر اپنی جان تمہیں
عزیز ہے تو مجھے بتا دو کہ خزانہ کہاں ہے؟
تمہیں ضرور معلوم ہوگا۔"

ماریا نے مکار جوہری کو لاکھ بار کہا کہ اسے خزانے
کا کچھ علم نہیں ہے مگر اسے یقین نہ آیا۔ وہ دھمکی
دے کر میں کل پھر آؤں گا روشندان کی کھڑکی بند کر کے
چلا گیا۔

ماریا نے دیکھا کہ روشندان کی کھڑکی کافی اونچی تھی۔
ہینگ کی بوریاں اتنی بھاری تھیں کہ وہ انہیں اٹھا کر
روشندان کے نیچے نہیں جوڑ سکتی تھی کہ ان پر چڑھ کر
روشن دان میں سے باہر کود جائے۔ ہینگ کی تیز بو
سے ماریا کا دماغ پھٹنے لگا تھا۔ اپنی حالت پر اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رونا آگیا۔ وہ نڈھال سی ہو کر بوریوں کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور عنبر اور کیتھی کے بارے میں سوچنے لگی۔ اسے خیال آیا کہ جب عنبر واپس آئے گا تو کیتھی اسے ساری بات بتا دے گی اور وہ اس کی تلاش میں شہر کی ان گلیوں میں بھی ضرور آئے گا اور جب اسے اس کے جسم کی خوشبو آئے گی تو یہاں پہنچ جائے گا۔ بس ماریا کو یہی ایک اُمید تھی۔ اسے یہ خیال ہی نہیں تھا کہ ہینگ کی تیز بُو نے اس کے جسم کی خوشبو کو جذب کر لیا ہوا ہے اور اب عنبر اس کے جسم کی خوشبو محسوس نہیں کر سکتا۔

جب عنبر قافلے کا پتہ کر کے واپس آیا تو کیتھی پریشان بیٹھی تھی اور ماریا کا انتظار کر رہی تھی۔

"کیا ہوا؟ ماریا کہاں ہے؟"

کیتھی نے پریشانی کے عالم میں سارا قصہ بیان کر دیا۔

عنبر نے اسی وقت کیتھی کو ساتھ لیا اور شہر کی طرف نکل گیا۔ دیر تک وہ شہر کے بازاروں اور گلی کوچوں کا چکر لگاتے رہے مگر انہیں ماریا کی کہیں سے بھی خوشبو نہ آئی۔ ایک گلی میں سے گذرتے ہوئے عنبر رُک گیا اور

بولا: "یہ تیز بُو کس چیز کی ہے؟"

کیتھی نے سانس اندر کو کھینچ کر کہا:

"یہ ہینگ کی تیز بُو ہے۔ خدا کے لیے یہاں سے نکل چلو۔ اس بُو سے میرا ناک میں دم ہوتا ہے۔"

ہینگ کی بڑی تیز بُو ایک مکان سے آ رہی تھی۔ یہ وہی مکان تھا جس کے تہہ خانے میں ماریا قید تھی مگر عنبر اور کیتھی کو اس کے جسم کی خوشبو نہیں آ رہی تھی کیوں کہ اس کے جسم کی خوشبو کو ہینگ کی بُو نے اپنے اندر جذب کر لیا ہوا تھا۔ عنبر نے کیتھی کو ساتھ لیا اور اس مکان کے آگے سے جلدی جلدی نکل گیا۔

شام کو سارے شہر کی خاک چھان کر کیتھی اور عنبر مایوس ہو کر واپس سرائے میں آ گئے۔ اسے ماریا کہیں نہیں ملی تھی۔ کیتھی نے اسے بتایا کہ جو فقیر آیا تھا اس کا حلیہ اس قسم کا تھا اور اس نے زمرد کے خزانے کا بھی ذکر کیا تھا۔

عنبر اچھل پڑا اور بولا:

"ضرور یہ اس یہودی کی شرارت ہو گی۔ اس نے خزانے کا سراغ لگانے کے لیے ماریا کو اغوا کروایا ہے۔ تم ٹھہرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔"

عنبر سرائے سے نکل کر جوہری بازار کی طرف چلا۔ جوہری بھی بڑا مکار تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عنبر کو اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر ہی شک پڑے گا۔ چنانچہ اس نے پہلے ہی اس کا بندوبست
کر لیا ہوا تھا۔

عنبر جب دکان پر پہنچا تو وہاں ایک اور ہی آدمی بیٹھا
تھا۔ عنبر نے اس سے پہلے والے جوہری کے بارے میں پوچھا
تو نیا آدمی بولا:

"وہ تو صبح ہی صبح کسی دوسرے شہر چلا گیا ہے۔
میں اس کا ہمسایہ ہوں۔ وہ اپنی دکان میرے حوالے
کر گیا ہے۔"

عنبر سمجھ گیا کہ مکار یہودی جوہری ماریا کو ساتھ لے کر کسی
دوسری جگہ روپوش ہو گیا ہے۔ اس نے نئے دکاندار کو کچھ نہ
کہا اور واپس آ گیا۔

کیپٹن نے پوچھا: "کچھ پتہ چلا ماریا کا؟"

عنبر بولا: "کچھ نہیں پتہ چل سکا۔ کم بخت وہ
جوہری بھی بھاگ گیا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں ہم
بھی اسی جگہ ٹھہر کر اس کے واپس آنے کا انتظار
کریں گے۔ آخر وہ کب تک دکان سے غائب
رہے گا۔"

لیکن جوہری بڑا کایاں تھا۔ بڑا چالاک تھا۔ وہ ایک دوسرے
مکان میں چلا گیا تھا۔ رات کو ماریا کے پاس اُسی غنڈے کو

لے کر آتا اور اس کو مار پیٹ کر اس سے خزانے کے
بارے میں پوچھ گچھ کرتا۔ ماریا غریب کو خزانے کا پتہ ہوتا
تو وہ بتا بھی دیتی۔ اس کو تو کچھ خبر ہی نہیں تھی وہ رو
رو کر کہتی کہ میں کسی خزانے کے بارے میں نہیں جانتی۔ مگر
مکار جوہری کو یقین تھا کہ یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔ وہ
بہت جلد مار پیٹ سے گھبرا کر اسے خزانے کا راز بتا
دے گی اس لیے اس نے غنڈے کو اسی مکان میں رہنے
کے لیے کہا اور ہدایت کی کہ ماریا کو دن میں صرف ایک
بار روٹی اور پانی دیا جائے اور ہر پانچ گھنٹے کے بعد اس
کی پٹائی کی جائے۔

غنڈہ اسی پروگرام پر عمل کرنے لگا۔ ماریا کو دن میں
ایک بار تھوڑا سا پانی اور ایک روٹی کھانے کو دی جاتی
غنڈہ ہنٹروں سے اسے مارتا اور پوچھتا کہ خزانہ کہاں پر
ہے۔ ماریا ہر بار روتے ہوئے یہی کہتی کہ مجھے خزانے کے
بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔

غنڈہ اسے اور زیادہ زور سے مارنے لگتا۔

اسی طرح جب چھ سات روز گزر گئے تو کیپٹن نے
عنبر سے کہا:

"عنبر بھیا! ہمارا اس طرح یہاں پڑے رہنا بے کار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے۔ ماریا اس شہر میں نہیں ہے۔ اگر وہ یہاں ہوتی تو ہمیں اس کی خوشبو ضرور آ جاتی۔"

عنبر نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا:

"میرا بھی یہی خیال ہے کہ وہ پُراسرار فقیر ماریا کو اغوا کر کے کسی دوسرے شہر لے گیا ہے۔ ہمیں یہاں سے کسی دوسرے شہر کی طرف چل دینا چاہیے۔"

کیٹی نے کہا: "ہم کون سے شہر جائیں گے؟ کیا مصر چلے چلیں؟"

عنبر کہنے لگا: "یہاں سے آگے عراق کا ملک ہے جس کا بڑا شہر بغداد ہے۔ ہو سکتا ہے غنڈہ فقیر ماریا کو اغوا کر کے بغداد لے گیا ہو۔ وہاں امیر لوگ رہتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے ماریا کو وہاں کسی امیر سوداگر کے پاس کنیز بنا کر فروخت کر دیا ہو۔"

کیٹی نے کہا: "پھر تو ہم بغداد کی طرف چلیں گے قافلہ ادھر کو کب روانہ ہو گا؟"

عنبر بولا: "اس کا بھی پتہ کر لیا جائے گا۔ کاش! میں اس وقت سرائے کے مالک کے پاس نہ جاتا۔

کم از کم پھر وہ فقیر کوٹھڑی میں داخل ہونے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔"

کیٹی کہنے لگی: "جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ شاید ماریا کی قسمت میں یہی لکھا تھا۔"

عنبر نے کہا: "کیٹی ـــ انسان اپنی قسمت خود بناتا ہے اگر ماریا عقل سے کام لیتی اور یونہی ایک اجنبی کے ساتھ روانہ نہ ہو جاتی تو اس کی قسمت میں یہ نہیں لکھا جاتا۔ بلکہ اس وقت وہ ہمارے ساتھ ہوتی۔"

کیٹی نے کہا: "غلطی میری بھی ہے۔ مجھے چاہیے تھا کہ اسے ہرگز نہ جانے دیتی۔ مگر وہ انسانی ہمدردی میں آ گئی۔"

عنبر بولا: "بعض اوقات زیادہ ہمدردی بہت نقصان دے جاتی ہے۔ آدمی کو ہمدردی بھی ایک حد میں رہ کر کرنی چاہیے۔ بہرحال اب ہم بغداد کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ قسمت اچھی ہوئی تو ساتھ ساتھ وہاں ماریا سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔"

دو روز بعد کیٹی اور عنبر بغداد جانے والے ایک قافلے میں شامل ہو گئے اور قافلہ بصرے سے نکل کر بغداد کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تلاش صحرا میں سفر کرنے لگا۔

ادھر ماریا کا ہینگ کی بوریوں والے تہہ خانے میں برا حال ہو رہا تھا۔ مار کھا کھا کر اس کا جسم درد کرنے لگا تھا۔ اس کے جسم پر ہنٹروں کے نشان پڑ گئے تھے۔ دن میں پانی کا ایک پیالہ اور ایک روٹی کھانے کی وجہ سے اس کا جسم سوکھنے لگا تھا۔ اتنی کمزوری ہو گئی تھی کہ ماریا سے کھڑا نہیں ہوا جاتا تھا۔

ایک دن اس نے خدا کے آگے سجدہ کر کے رو رو کر اس سے دعا مانگی کہ وہ اسے اس مصیبت سے نجات دلائے خدا کی رحمت جوش میں آگئی۔ دعا مانگنے کے بعد ماریا نے ہینگ کی بوری سے ٹیک لگائی کہ ذرا دیر کو ہو جائے کہ بوری اپنی جگہ سے کھسک گئی۔ ماریا کو کسی شے کے گرنے کی آواز سنائی دی۔ کوٹھڑی میں اندھیرا تھا مگر ماریا کی آنکھیں اس اندھیرے کی عادی ہو گئی تھیں۔

اس نے جھک کر بوری کے پیچھے دیکھا تو اسے ایک پیتل کا چھوٹا سا چراغ نظر آیا جو اندھیرے میں چمک رہا تھا۔ اس نے چراغ کو باہر نکال کر دیکھا۔ وہ دل میں یہ سوچ کر بے بسی سے مسکرائی کہ کاش یہ چراغ الہ دین کا چراغ ہوتا۔ اس کے اندر کوئی جن ہوتا جو اس کی مدد کر دیتا۔ مگر یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا

ماریا نے چراغ کو غور سے دیکھا۔ اس کے اندر سے بار بار ایک سنہری شعاع باہر کو نکل رہی تھی۔ ماریا نے اس شعاع پر انگلی رکھی تو وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی کہ اس کی انگلی غائب ہو چکی تھی۔ ماریا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے دوسری انگلی شعاع پر رکھی۔ دوسری انگلی بھی غائب ہو گئی۔ خوشی سے ماریا کی چیخ نکل گئی۔ اس نے چراغ کے اندر سے نکلنے والی شعاع کو اپنے ہاتھ، پاؤں، پیٹ، گردن اور سر پر ڈالا۔ وہ مسرت سے اچھل پڑی۔ [illegible] کی ساری غائب ہو چکی تھی۔ اس کی ساری توانائی اور ساری طاقت واپس آ چکی تھی

ماریا کے لیے یہ ایک بہت بڑا انقلاب تھا۔ اس کی سب سے بڑی خواہش خداوند کریم نے سن لی تھی اور پوری کر دی تھی۔ اس کی دعا قبول ہو گئی تھی۔ ماریا نے جھک کر پیتل کے چراغ کو اٹھانا چاہا کہ اسے چوم لے کہ اس کے ہاتھ لگاتے ہی چراغ غائب ہو گیا۔

ماریا سمجھ گئی کہ قدرت نے اس چراغ کو ایک ذریعہ بنا کر اس کی مدد کی ہے ورنہ چراغ میں کچھ نہیں تھا۔ ماریا نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور ایک بار پھر اپنے غائب جسم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو دیکھنے کی کوشش کی۔ اس کا جسم بالکل نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے کوئی کمزوری بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ پہلے آپ میں ایک بار پھر پہلے والی طاقت اور توانائی محسوس کر رہی تھی۔ اس نے اپنی طاقت آزمانے کے لیے ہینگ کی گٹھی من وزنی بوری کو ایک ہاتھ سے اوپر اٹھا لیا اور پھر بند دیوار میں سے باہر گذر گئی۔ مگر پھر کوٹھڑی میں واپس آ گئی۔ وہ ظالم غنڈے اور مکار جوہری کا وہیں انتظار کرنا چاہتی تھی تاکہ انہیں ان کے ظلم کی سزا دے سکے۔ وہ ہینگ کی بوریوں کے اوپر سکون سے بیٹھ گئی۔ اب وہ کسی کو دکھائی نہیں دیتی تھی۔ کافی دیر بعد اسے باہر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ دو آدمی دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ماریا سمجھ گئی۔ ان میں سے ایک مکار جوہری اور دوسرا اس کا ظالم سنگدل غنڈہ تھا۔ جو ماریا کو ہنٹر مارا کرتا تھا جوہری کہہ رہا تھا۔

اگر آج اس عورت نے کچھ نہ بتایا تو پھر تم اسے قتل کر سکتے ہو۔

ماریا یہ فقرہ سن کر مسکرائی۔ تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور غنڈہ اور مکار جوہری موم بتی ہاتھ میں لیے کوٹھڑی میں آ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ کوٹھڑی خالی ہے اور ماریا وہاں موجود نہیں۔ دونوں نے حیران ہو کر ایک دوسرے

کو دیکھا:

۔ وہ کہاں جا سکتی ہے: جوہری نے چونک کر کہا۔

○

○ ماریا نے سنگدل غنڈے سے کیا انتقام لیا؟
○ کیپٹن اور عنبر جب بغداد پہنچے تو ان کے ساتھ کیا واقعات پیش آئے۔
○ ناگ کو جس طلسمی ہاتھ نے سمندر کی تہہ میں کھینچ لیا تھا وہاں سمندر کے اندر جا کر ناگ نے کیا دیکھا۔
○ ماریا، ناگ، عنبر اور کیپٹن کی آپس میں کن حالات میں ملاقات ہوئی؟

ان سنسنی خیز سوالوں کے حیرت انگیز اور دلچسپ جواب آپ کو رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات کی صورت میں قسط نمبر ۹۵ "سمندری جوگن" میں ملیں گے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مراد، ریٹائرڈ انسپکٹر رضوی اور موتی کے کارنامے

ستار طاہر کا بچوں کے لیے نیا ناول

نیلی آنکھیں

* دنیا کے ایک بڑے سائنسدان سے ایک چھوٹی سی غلطی ہو گئی
* یہ چھوٹی سی غلطی اسے ان راستوں پر لے گئی جن پر جانے کا وہ کبھی تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔
* مراد اور انسپکٹر رضوی "نیلی آنکھیں" کے راز کو حل کرنے نکلے
* موتی اس حیران کن، تیز رفتار، جاسوسی کہانی کو انجام تک پہنچاتا ہے
* ان نیلی آنکھوں کی کہانی جو سات پردوں میں چھپی ہوئی دنیا کی ہر چیز کو دیکھ سکتی تھیں۔

نیا مکتبہ اقراء

۱۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

۱	لنڈی کوتل کا بھوت	5/-			
۲	مفرور قیدی	5/-			
۳	بینڈز اپ	5/-	۱۷	میکاؤ کا سپاہ	
۴	ہیروں کا چور	5/-	۱۸	جاپان کی ڈمپل	
۵	شاہی تاج کی چوری	5/-	۱۹	سُناتا، جالانگ اور پادری	
۶	خونی راز	5/-	۲۰	اچھا دوست الوداع	
۷	آدھی رات کو فرار	5/-	۲۱	ثابت، ڈیوڈ اور عمران	
۸	خفیہ ڈائری کی تلاش	5/-	۲۲	ایٹمی جل پری	
۹	جب ہمیں عمر قید ہوئی	5/-	۲۳	مائی وڈی اور موٹا ڈیڈی	
۱۰	بند کمرے کا راز	5/-	۲۴	دُوربین میں قتل	
۱۱	پیرس کے جاسوس	5/-	۲۵	بلیک وارنٹ (سلور جوبلی نمبر)	
۱۲	ایلا، سکالا اور جلشی دادا	5/-	۲۶	پستول پھینک دو	
۱۳	کے جی بی کے جاسوس	5/-	۲۷	ٹارچر عمران	
۱۴	موت کی چٹانیں	5/-	۲۸	خاموش ریوالور کی گولی	
۱۵	بارود کی موت	5/-	۲۹	پھر دال میں کالا کالا	
۱۶	سنڈریلا اور مسٹر ڈی کارلو	5/-	۳۰	ایٹم بم کی تلاش	

مکتبہ اقراء